

تذکرہ

حضرت شاہ عبد الرحیم شاہ ابو الرضا دہلوی

مبشر

مولانا سیم احمد فریدی امرہوی علیہ الرحمۃ

مع ضمیمہ

ابن قیوہ کی زندوں سے ہر سہم کلائی

از مولانا محمد مظہر نعمانی دہلی کاظم

Toobaa-elibrary.blogspot.com

الفرقان بکد پو نظیر اباد لکنؤ

922774

تذکرہ

حضرت شاہ عبدالرحیم و شاہ ابوالرحمن ضاد بلوچیؒ

مرتبہ: مولانا نسیم احمد فریدی امرہوی

مع: ضمیمہ

اہل قبور کی زندوں سے ہم کلامی

از: مولانا محمد منظور نعمانی

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

بشکریہ: مولانا حبیب اللہ اختر

922.974
۲۲۲

حقوق طبع و محفوظات

ہوا و بھش - - - - - اکبر چوہدری
تحریر - - - - - عبد الستار چیمہ کی لکھی
طباعت - - - - - قلم انبیا پریس لاہور و فیصل آباد
پانہام - - - - - مہر خان نعمانی
قیمت - - - - - ۳ روپے

ناشر

احسان کتب خانہ، نکلپ آباد، اسٹیٹ گاؤں مغربی،
لکھنؤ ۲۲۹-۱۵ (دہلی)

فہرست

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۱۵	نظریہ ورثہ و اعتبار	۷	عقل و ہوش
۱۶	کرامات و شجاعتیں	۸	عقل و تربیت
۱۷	طوفانات	۹	حالات
۲۰	تالیفات	۱۱	تسلیم
۲۰	وفات	۱۱	تجسس و توفیق
۲۲	مزار	۱۱	تقدیرات کی بنیاد پر
۲۲	اولاد	۱۳	پیر و مرشد
۲۳	مکتوبات	۱۲	عسکر کے بعد
۲۶	شعور و عینیت کا تصور	۱۳	استغناء
۲۸	(۱۲)	۱۳	سیر و صورت
۲۸	تولید و مراد و تفسیر کے نام	۱۳	و حقا و درسی
۳۲	(۱۲)	۱۵	جدید تالیفات

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۳۴	نواب محمد اور کثیر بنی کے نام	۵۷	حضرت شاہ عبدالرحیم فاروقی
۳۵	نواب عبدالرحیم قسری کے نام	۵۸	حالات اور واقعات
۳۶	شاہ محمد ظفر و بنی کے نام	۶۰	حضرت شاہ عبدالرحیم کے واسطے
۳۷	مولانا عصمت اللہ فاروقی	۶۲	حضرت شاہ عبدالرحیم کی فیصل
۳۸	قاضی احمد آباد کے نام	۶۳	شیخ محمد بن کاظم
۳۹	" " " "	۶۴	حضرت شاہ عبدالرحیم کے واسطے
۴۰	" " " "	۶۵	حضرت شاہ عبدالرحیم کے واسطے
۴۱	" " " "	۶۶	مرزا زائد سے تلمذ
۴۲	شریف حسین علی خاں غازی قلی کے نام	۶۷	مرزا زائد کا تلمذ کی ایک نسبت
۴۳	جناب ابوبکر قلی کے نام	۶۸	مرزا زائد کا تلمذ جو
۴۴	شیخ محمد بنی کے نام	۶۹	راہ سواک برکات
۴۵	شیخ محمود کے نام	۷۰	حضرت شاہ عبدالرحیم کے واسطے
۴۶	فرات خاں کے نام	۷۱	حضرت شاہ عبدالرحیم کے واسطے
۴۷	سید عزت اللہ کے نام	۷۲	حضرت شاہ عبدالرحیم کے واسطے
۴۸	شیخ ابوبکر کے نام	۷۳	حضرت شاہ عبدالرحیم کے واسطے
۴۹	" " " "	۷۴	حضرت شاہ عبدالرحیم کے واسطے

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
۱۰۵	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۰۵	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۰۶	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۰۶	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۰۷	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۰۷	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۰۸	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۰۸	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۰۹	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۰۹	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۱۰	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۱۰	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۱۱	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۱۱	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۱۲	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۱۲	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۱۳	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۱۳	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۱۴	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۱۴	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۱۵	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۱۵	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۱۶	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۱۶	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۱۷	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۱۷	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۱۸	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۱۸	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۱۹	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۱۹	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۲۰	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۲۰	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۲۱	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۲۱	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۲۲	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۲۲	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۲۳	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۲۳	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۲۴	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۲۴	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۲۵	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۲۵	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام
۱۲۶	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام	۱۲۶	حضرت شاہ عبدالرحیم کے نام

میں نے یہ حالات انعام لکھا ہیں۔ غرضتہ العالیٰ علیہ السلام۔ یہاں تک کہ تو میری بات
اوپر لکھا، وہی ہے کہ ان کے ایک خاص ترتیب کے ساتھ ترتیب کے ہیں۔

حضرت شاہ ابو الفاضل محمد رفیع، حضرت شیخ عبدالغنی غازی، غازی، حضرت کمال الدین
ابو حضرت شاہ عبدالرحیم، جو ان کے ارادہ کو گواہ تھے۔ آپ غالباً حضرت ابو ہاشم سے ہیں
یہاں تک کہ۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ایک مستقل رسالہ غزوات العزیز اپنے عقیدہ کا
کے حالات میں لکھا جو یہ ایک قسم سے خاص صفات پر مشتمل ہو اور انعام لکھا ہیں۔ میں
مثالی ہوں۔ اس میں حضرت شاہ عبدالغنی کے حالات، صفات، کمالات، کمال
عقوبات اور بعض سورتوں و ذریعہ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے
عم غزوات کا ذکر کیا ہے، اس نے کہہ آپ کو یہ مسئلہ ہے، اللہ مال پہلے اس عالم فاضل کو
رحمت پہنچے تھے، اس نے اپنے نام کو کم کے ساتھ، غزوات لکھے، جسے حضرت غزوات
کے لیے، یہ واقعات ایک ڈھانچہ اس طرح ہیں جو آپ شہر آفرین العزیز کو ان
عزیز سے شروع ہوئے۔

”غزواتی در احوال صدقہ اب امام العزیز و کثیرہ.....“ غزوات ماریں
شیخ ابو الفاضل۔

نعم ان کے لیے والد ابو حضرت شاہ عبدالرحیم کے وہ احوال، غزوات کا تذکرہ
میں ان کو اکثر و بیشتر یادداشت ہے انھوں کو ان کے ارادہ کا دل سے شہادت۔

تعلیم

شہر آفرین العزیز کے شیخ ابو الفاضل علی تعلیم کے متعلق کوئی تفصیل
نہیں ہے جس سے ان کے تمام اساتذہ اور تمام کتب میں کیا ہیں، اس کا سلسلہ یہ ہے
کہ ان کے ساتھ بغیر کسی سے جو حضرت شاہ جہان کے زمانہ میں تھے، اور حضرت خواجہ
عبید اللہ عیسیٰ غازی، ان میں حضرت خواجہ ابوالحسن علی بن عبد اللہ تعلیم کا ایک
اس واقعہ حضرت شاہ صاحب نے بھی تحریر فرمایا ہے۔
”فی الحقیقہ معلوم ہیں اس ہر سیرہ ہو اور بعض حقیقت ان کے تمام علوم ہی اور لسانی
تھے۔“

تجربہ و توکل

شیخ غزوات کے بعد کو میرے اپنے والد ماجد کا جیسا کہ میں نے
کے علم کے ایک سیرے کے بارے میں نام ہو گا۔ وہاں آئے جاتے ہیں، ان کے لائق
نام اور ان کی تعلیم کا ذکر ہو گا اور علامت تجزیہ کی۔ بعد ازاں سید محمد رفیع کے ایک
میرے ہی ہر کمرے کی زندگی کا ذکر ہے۔

رفیقہ حیات کی بے نظیر قربانی

حضرت شاہ صاحب نے فرماتے ہیں کہ مجھے شہرت، دولت کا ساتھ دیا ہے جو
میں نے اس کے ساتھ رہا، اور غزوات کا ایک لائق اور میرے غزوات کے ساتھ رہا، اس کے
بے نظیر قربانی کے لیے۔

کو نہ دینے، بچے ان کو زوں کو لیکر آپ کی خدمت میں پہنچ گئے، آپ نے انہیں سے
کچھ تناؤ لے لیا، پھر ایک دن میری طرف مخاطب ہو کر، شاہ فرما کر مرنے کی خبر دی
تھی، ہوئی میری کمال تھی اب تم نے تو دعائے زائدہ سے دست کشی کر لی ہے، آئندہ
جو ظاہر شرع کا حکم ہو گا اس پر عمل کریں گے۔

گراماٹک روشن ضمیری حضرت شاہ صاحب نے آپ کی کوشش پر
تخصیص سے غلطی میں اور روشن ضمیری کے بھی
لکھی، دیکھو یہ ان قولوں میں، یہاں ان کے احوال مختصر ہیں، صرف ایک فقرہ اس
سلسلے میں لکھا جاتا ہے۔

حضرت شاہ صاحب فرم فرماتے ہیں کہ عارفانہ ثابت انداز لکھ ہے یہاں کہ اگر
ایک شخص ——— جو بڑا عارف فاضل تھا اور بھلا اور مہاجر وہ بھی جو، وہی بھارت لکھا
تھا اور جس کی سکونت خاندان میں کے ہو چکی تھی، ——— مجھے یہ کہیں نہ
کہنے لگا کہ میں نے چھپرنی کے محل، (مفسر) کہ آنا تھا یہاں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس پر
میں غالب کیا ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ کبھی تم نہیں شیخ ابو ایضا محمد میں حاضر
ہوئے تھے اس لئے جواب دیا کہ میں نے نہایت کوشش کی ابو ایضا محمد کو اس کے ساتھ ضمیر یعنی
کہ وہ خاندان میں کیا کرتے ہیں اور اس سے زیادہ ان کا شیخ علم نہیں دے، میں نے کہا کہ ان
بات دیکھو ان سے ملاقات تو کرنا چاہتا ہوں جو میرے دل میں غلطی کرے، وہ عارف کے بعد
اس کے دل میں پر کیا کہ ان سے مناظرہ کروں، حضرت نے اس وقت انکی جانب ایک شخص

توجہ فرمائی، اس توجہ کا پہنا تھا کہ اس کو غیبت الہی ہو گیا، معرفت دہا کا کوئی قاعدہ
نہیں اس کے حافظ میں، رہا دیگر علوم کا تو ایک ذکر ہے۔ ——— اس نے جب اپنا
یہ حال لکھا تو نہایت کمال تھا، اہل پنہا ہندی کیا حضرت نے فرمایا، یہاں میں ظلم
ہیں ہوں میں تو صرف ضمیر میں کا وہ علم اس کے سامنے بیان کیا کہ اس نے اس نے کہا
کہ اب میں اپنے قول، واقعہ سے توبہ کرتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ آپ کے دست حق
پرست پر محبت ہو جاوے، حضرت نے اس کو محبت میں کیا اور یہ فرمایا کہ اب تمہیں
پر تعرض قائم ہے، میں پھر وہ کام میں نہیں آتی میرا۔

ملفوظات

آپ کے بہت سے ملفوظات حضرت شاہ صاحب کے نقل فرمانے میں جو آپ کے علمی
دروہائی ہندی کا کوئی نام کر کے میں ان میں سے چند ملفوظات میں لکھا ہوں۔

(۱) فرمایا ——— سب اچھے رہتے، کھانے پینے میں وسطہ اعتدال اختیار
کرنا ہے۔ ——— (روا) توجہ کے ساتھ ——— حال تک کہ وہ ہم تو مہاجرین جاتے
(۲) فرمایا ——— جب حضور کی کفایت جائز ہو جائے تو پھر وہ کھٹک کرے
اس طرح کھٹک سے ڈال نہیں ہوں، ہاں اگر علوم و فنون کی تعلیم انہم میں مشغول ہو جائے
تو ایک صحبت صاحب خرد واقع ہو جائے گا۔

(۳) فرمایا ——— ایک حالت کو یہ بات نہ چاہیے کہ وہ مستحق ہوں کے مہاجرین

میں سے باقی کرے اور اس کی جو اپنے شیخ کی طرف سے ہر گز نہ کرے، وہ مرد جو خوش
و خیر اور کسے نہیں لگائے شیخ کے سپرد کرے لیکن اگر اس کا شیخ وفات پا چکا ہو یا
بیمار ہو اور وہ اس وقت میں پہنچا کہ وہ کوئی مصلحت نہیں ہے۔

دوم فرمایا۔ کہ اگر اہل بیت کی طرف سے ایسا یہ عمل شیخ علیہ السلام کو کوئی
انکار اور دشمنیت نہیں؟ یہ بات ذکر اہل بیت کے صحابہ کرام کا رکھنا، بعض
یہ جتنہ وہ لوگوں کا اعتراف ہے۔

۱۸ فرمایا۔ نہایت تعلیم انبیا علیہم السلام میں حضرت زینا کی تعلیم خدا
کے اندر سے تیراوت و نقصان کے مرقعہ چاہئے۔ یہاں کہ وہ بارائست
کا مذہب ہے۔ اس اگر ان کی صاحب کفایت کو نہیں پائے جو ہے اور
وہ ان میں کوئی تفصیل نہیں کرے وہ سوں کو آگاہ کرے تو اس میں کوئی مصلحت
نہیں۔

۱۹ فرمایا۔ اگر کسی کو ہر شے کے مرتب بلکہ وہ جان و کریم بھی ادا دے اپنی کے
بہتر نہیں ہے۔ لیکن اس شخص کو نصیحت دینے میں مستعد کرنا چاہئے۔ وفات
تلاش کریں تنقید المومنین اس کے نصیحت دینے کو نہیں کو شیخ یہ بتاتی ہے۔
اب چاہئے کہ اس سے ایک کو شیخ ہو جائے۔ باقی ایسا کہ کسی کی کثرت کمال
جائے اور وہ ہر کوئی دینا دے اور اس کا دانا نکالے۔ اگرچہ کسی ایک کو جو
ہو اس کی خبر میں ہزاروں سے، ہزاروں سے کوئی ایک ہی لگے۔

۲۰ فرمایا۔ ایک شخص ایک صوفی ہے اور بات کی کہ صوفیاء انکار ریاضات سے
اتے یہاں تک کہ ان کرتے ہیں، صوفی نے جواب دیا کہ اگر ان کے ایک ہاتھ کا انگشت
کے گا تو کتنے مصلحت میں جائے گی کہ وہ اس سے پہلے پاس نہ لگے۔ ہر کو
محنت و مجاہدہ کرے گا لیکن اس میں فاضل نہ لگا کہ ایسی صورت میں تو ہر کوئی محنت و
مجاہدہ کرے گا صوفی نے کہا کہ سب ریاضات و مجاہدات حضرت عیسیٰ با عظمت
الوہیت خدا تعالیٰ صوفیاء میں جلوہ گر ہو جاتے ہیں، ہر وہ ریاضات و مجاہدات
کیوں ذکر کریں؟

۲۱ اذ القدر شہر فی الاقدار فاشیخو فیہا فاشیخو فیہا فاشیخو فیہا
یعنی جب تم اس دور دنیا میں نمودار بنانا ہو جاؤ تو صاحب قہر وے صفت
کو اس مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ سوال دہائی
کو یاد کرنا اور ان سے محبت حاصل کرنا۔ اور وہ چاہے جو کو بنا دینا چاہے
اور اگر کسی کو اس میں کوئی بات ہے، ہذا قبر کا دعویٰ کرنا کو کرنا کرنا کا
بیوقوفانہ رویہ ہے۔

۲۲ فرمایا۔ دو گولے گولیاں دے انکار کا ایک بڑا سبب شرکت مکان و
کا ایک مکان میں ایک قبر میں موقوف رکھتے ہوں اور شرکت زمان بھی ایک سبب
کو ہمسوا صاف ہوں۔ اور شرکت نسبت بھی ایک سبب ہے کہ وہ دینی عقائد میں
میں ہے۔ عام اکثر اس شخص کے مستعد ہونے میں جو خدا پرست دیکھا ہو اور

جاء۔ کچھ دنوں کو جانے کے لئے مقرر ہوئے اور کچھ دنوں کے گان کر کے کہ
اب پریشانی جاری ہو گئی آپ کو اٹھا کر ٹھکانے اس میں حضرت شیخ عبد الرحمن
انکے دربار میں فرمایا کیا بات ہو پس عورت دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ بے ہوش
ہو کر گر چکی ہے۔ یہ واقعہ اور عورت محرم احکام مسئلہ کا ہے۔

مزار اخراجات اولاد میں ہے کہ آپ کا حوالہ لی فی ظاہر کے خزانے کے گرو
اور عہد کو درست جائز ہوا ہے اور بالی قائل کا مزار اولاد میں کے خزانے
مذکورہ دین میں عہد و درجہ کے خزانے سے بنا ہوا ہے اس کے بارے میں
اچھے جا کر تھوڑی دور گمان اور خزانوں میں ایک چاروں طرف کے خزانے اور درجہ
اولاد و دینی مسئلہ (۱۲)

اولاد عورت کے خزانے میں منظور ہو گئی کے بیان سے قریب معلوم ہوتا ہے کہ
آپ کا گن صاحب زادے تھے عورت ایک صاحب زادے شیخ محمد بن احمد
کا نام ہے جو سب سے بڑے تھے اور انھوں نے اپنے والد صاحب کے مکتوبات کو جمع کیا
ہے۔

یہ ان صاحب زادوں میں سے ہیں کہ انھیں عورت نے آپ کی تاریخ وفات و آثار و بیعت سے
تلاش میں تلاش کی تھی کہ انھیں عورت نے آپ کی تاریخ وفات و آثار و بیعت سے
تلاش میں تلاش کی تھی کہ انھیں عورت نے آپ کی تاریخ وفات و آثار و بیعت سے

مکتوبات

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ حضرت شادادہ الوفا رحمہ اللہ کی مکتوبات کی
تعداد ۳۰۰ ہے جن کو صاحب زادہ گرامی قدس شیخ محمد بن احمد نے جمع کیا ہے۔ مجموعہ
مکتوبات کے شرح میں ایک دریا ہے جو گرامی لکھا ہے کہ ”یہ میرے والد صاحب کے
مکتوبات میں ہیں انھوں نے بعض کتب کے وقت شائع کیا ان میں صاحب سیرتین
کے نام سے درج ہیں۔“

یہ مکتوبات حسب ذیل چیز کے نام سے ملے گئے ہیں۔

- (۱) شیخ عبد القادر ابن بابا محمد سید ابن حضرت مجدد الوفا علیہ السلام
- (۲) خواجہ شیخ محمد تقی ابن خواجہ محمد مصطفیٰ ابن حضرت مجدد الوفا علیہ السلام
- (۳) مولانا محمد سرمدی
- (۴) شیخ عبد القادر ابن بابا محمد سید ابن حضرت مجدد الوفا علیہ السلام
- (۵) شیخ محمد ابن بابا محمد سید ابن حضرت مجدد الوفا علیہ السلام
- (۶) خواجہ عبد القادر ابن بابا محمد سید ابن حضرت مجدد الوفا علیہ السلام

شیخ عبد الحفیظ تھانی سر کے نام (۲)

[illegible]

خواجہ محمد مراد کشمیری کے نام ۱۱

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس کا حکم دھند
 اشد ہو گا۔ برادر احمد خواجہ گمراہ
 از حقیقت مرید مرادی گمراہ فرجام
 بود از شرب ہندو و ازادی سیراب
 کام داشت۔ گمراہ بنیاد گمراہ
 پختہ رسید، خاطر سرور گردید۔ از
 اشتہار محبوب جو نگارم، ازاد عزت
 بے غارت ہے او ایس طرح خوش شکر
 غارت۔ کوئی چیز را جز حق نیست
 محبت، سخن نیست۔ و بسین سخن را تو
 تو درج و دوست ایقان درج و باطن
 متاعین صریح است کو اگر لایعنی و

لہو نسیم سلام۔ برادر احمد خواجہ
 مرید حقیقت مریدی، مرادی کا مکتب
 ہو کہ شرب ہندو و آزادی سے سیراب
 ہوں۔ ہندو کا مکتب سے ایک ادا خانہ
 کے پیر خاں دل خوش ہوا۔ اشتہار محبوب
 حقیقی کیا ہے۔ مرید کا گمراہ لایعنی
 عزت ہے غایت کا غافل لختا ہوں
 غارت ہے غم۔ کہ مرید از غایت لایعنی
 کسی چیز کو حقیقت یعنی ماگ نہیں ہے
 غم چیزوں کی کہنی کسی کے غم و غم کا
 پر تو ہے تمام اشتہار کے درج کی جا
 بے غایت یعنی خداوند کے ساتھ و

[illegible]

دوسرے ہر عالم و ہر حال کو دیکھ کر
 عدم نمود۔ پس ہر موجودات
 درمیان زمان و جا و ادوار کی طرح
 متغیر و اندر و باہر قابل و حال و قرار
 کی بنا پر کس کا ہر جگہ ان خلاف عدم
 ہر چیز کی شخصیت و جوہر از رو و گویا
 ان جوہر و جوہر و دار و دار و بین نظر
 حقیقت ہر حال پر جگہ و جگہ کی
 از نظر اپنے وجود و دائمی کو
 نقلی شکل و حالت و لا محذور
 برائے ثابت اپنی دعویٰ کو اداست
 احدیت اولیٰ شعلہ و شعلہ
 اخلاط باطنی۔ تیرا کئی ایسا
 اشتباہ۔ براہ و چوٹی اپنی نمود
 جوہر و جوہر و مرید و ارادہ و قوت
 از زبان و جہد و..... آفتاب
 مراد از حق حقیقت طاری گردا

۔ اگر ایک کوچی اسی کا نہیں نہ
 ہوئے تو تمام عالم اسی کو عدم
 ہو جائے میں تمام موجودات
 اپنے وجود کے لئے میں ہوں ہی ہوں
 سے دست بردار ہوں اور نہ پاؤں
 و حال سے افسردہ کہ میں کی اگرچہ
 ہم۔ ہر جگہ ان خلاف عدم نمود گاہ
 واجب کی جانب سے غصہ و جوہر
 لی جائے کی وجہ سے و غیر ہر جگہ
 رکھے ہیں بیکل حقیقت میں کسی
 طرف و جوہر سے ہر چیز میں ہر جگہ
 ہے ہے ہے ہے ہے قرآن مجید کی
 کی آیت کہ اگر تین اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند فرما دیا
 ایک سے بظہر کا سفر و کارہ
 اسی و عدم کے گرد ہیں۔
 براہ و دار و امید و شہد و شہد

بہت کھٹکے ہیں و ہر جگہ و ہر جگہ
 تمام و بعد ان بہت کی گرد و غبار
 و اضطراب و تکلیف ہر چیز و غرض و
 تشکیلی نہ ہر حال و اور و باقی
 و حال سے سب کو گرد و مسافت
 سرور کی حصول انجام دے

ہے لہذا آفتاب مراد از حق حقیقت
 سے کھٹکے ہوتا ہے اور کھٹکے
 و غرضت کی بنا کو بہت کی کھٹکے
 ہوتا ہے۔ آفتاب و جہد ان سے
 ہوتا ہے کہ آفتاب و جہد و غرضت کو
 تکلیف ہوجاتی ہے تشکیلی دور ہوتا
 و حال کے لئے کی کئی کئی کئی کئی
 ہوتی ہے نیز سب سے ہر جگہ کی
 دولت ہوتا ہے تشکیلی دور ہوتا
 و جہد کی کئی کئی کئی کئی

بقیہ القصہ۔ علامہ و صاحب
 علی شہد و دار و امید و شہد و شہد

ہے لہذا آفتاب مراد از حق حقیقت
 سے کھٹکے ہوتا ہے اور کھٹکے
 و غرضت کی بنا کو بہت کی کھٹکے
 ہوتا ہے۔ آفتاب و جہد ان سے
 ہوتا ہے کہ آفتاب و جہد و غرضت کو
 تکلیف ہوجاتی ہے تشکیلی دور ہوتا
 و حال کے لئے کی کئی کئی کئی کئی
 ہوتی ہے نیز سب سے ہر جگہ کی
 دولت ہوتا ہے تشکیلی دور ہوتا
 و جہد کی کئی کئی کئی کئی

خواجہ محمد مراد کشمیری کے نام (۱۲)

سوزِ آتشِ محبت ابد کا دست ہر آدم خواجہ محمد مراد
 باز عورت سرور کی برادرِ مخلص از محمد و صوفیہ و سلام — اپنے
 مراد مراد محمد و صوفیہ و سلام از دعا گو الہ العالیٰ و اللہ کی رحمت سے
 دعا گئے خود الہ العالیٰ رحمت دعا گو کریں، حب و بیعت کی
 دعا گو فائزہ، حب آنست کہ چرخ لعل گو کہ دوست کے ساتھ
 گو دوست کیجیہ چرخ و دستِ سلیم لعل گو کہ دوست کے ساتھ
 کو شہید و دوست شہید و ہر چیز دوست کے ساتھ رہتے.....
 شہید و دستِ بند — نصیحت اور جگہ و جگہ دوست سے
 جاہو آنست کہ قدم و دستِ نصیحت رہتے..... ایک خاص نصیحت
 حضرت ہندو لعلیہ صلوٰۃ اللہ یہ کہ اتحاد حضرت محمد مصطفیٰ
 سلاطین علیہ الصلوٰۃ و السلام علیہ السلام و علیہ السلام
 سے متواضع و خوار و خوار رہ کر اشد تعالیٰ کی محبت
 یہ بیان میں علیہ السلام کے لئے اس کے بیان اور حسن و جمال کو
 برہنگانہ و محبت کی اس قدر خود بیان کر کے

زبان و چہرہ و لعلیہ رحمت
 اذک، موت و کین است

اس کے صفوں کے دلوں کی عالم
 کرید، دیا و لعلیہ رحمت
 یوں کہ اگر نصیحت کی جگہ موت
 لعلیہ رحمت کی ہے۔

خواجہ محمد مراد کشمیری کے نام (۳)

برادرِ سعادت و آفرینِ سعادت ہر آدم خواجہ محمد مراد
 بد و بیکہ کینی و نامرادی غور و زور نبی و مراد کی طرف سے
 از تقسیم کینی و تقسیم دلی و احمد تقسیم کینی کے درجہ کو بہت
 کہ مراد و مراد و مراد و مراد کہ مراد کی کینی کے لئے
 ہذا نصیحت و نصیحت و نصیحت اوقات عزیز و اوقات
 قرآن و نصیحت و نصیحت عبادات و عبادات و عبادات
 دلت و دلت و نصیحت و نصیحت نصیحت کی طرف سے

وہ دعا گو کہ نصیحت و نصیحت و نصیحت
 نصیحت و نصیحت و نصیحت و نصیحت
 نصیحت و نصیحت و نصیحت و نصیحت

و غرض فی سبب و ملا چارہ را کہ در شکار
 در قریب غرض پیدا کرد و با کمر بستہ از
 قریب اندیشہ و جوانی خود را با دلاوری و آزار
 با طوری بند . لاجرم دست و نظیر حق صفت
 او شد و در حقیت پر او ب صفت عادت
 او کرد و در مرقع راحت و امن فرزند و دوست
 قریب حاصل کرد و در شادان و در حال انوار
 تاں و در یافت کرد و در هر حال غرضی
 نامہ از حضرت قدس او در در خدمت و کعب
 و خلعت از دولت حضرت او که گویے شکر
 و او سہارا و تعالیٰ بیچ کلمات و آئینہ
 و انوار و نور و از ذات و صفات انوار
 با او نزدیک است زیرا کہ قریب صفت
 اوست تقدس و تعالیٰ و صفات بزرگ
 و تعالیٰ و جہت حق تا شد و قریب حق آن
 باشد کہ کجای و در حال خود باشد بظاہر
 و در حال و در جہم و در غرضی و جہم

غرض و دست گردان است نہ گنیت
 بیان دیدہ اگر چشم سے بہار است
 خدا و جو قلم کہ تعجب حق است حضرت
 اندک و موت و رگین است .

کے ساتھ ہمارے ذات و صفات و
 افعال کے مقابلہ میں ہم نے کیا آئینہ
 ہے اس کے قریب کی کیفیت ہے اور
 اندھا کی کی جو صفت گویے و در حال ہے
 اور قریب حق او جو کہ ہے کہ اس طرح قابل
 اور کی جو نہ ظاہر ہے و باطن میں در جہم
 میں نہ خیال میں نہ فہم میں .
 و از جو شرف از دست کی جدائی اگر غرضی
 کسی بھی ہو تو غرضی نہیں ہے دور اسل
 بہت ہی دیکھو اگر اٹھ میں در سہالی
 بھی پہنچا ہے قیامت پر کہ ہے آریا و
 کیا کھولے بات بولے کہ حضرت کہ ہے
 اور دست کلمات کلمات کلمہ

شاہ محیظفر راشکی کے نام

برادر محترم و محظوظ و گرامی و بزرگوار
 کہ کمال ایشان و دراز صفت و بزرگویش

است که اسے زندہ کر دے مگر وہ جان بیدار نہ ہو
 آپ کہ اندوستان کے لئے خدائی فرما کر وہ
 منت گزرد اور اس پر بھی عوام کی شکر گزاری
 نمودار ہو (الاسلام)

کی مٹا ہوتی ہے حضرت ایسا کوئی کام
 کر رہی ہیں لوگ اور بھی بیشیت سے رہا ہی
 ہو تو خود ہی ہم یہ تاج پہنچا دیے اور ان کے
 دلوں کو سونے سے ڈال دیا ہست و کسریٰ
 عوام کے سامنے ان کو انوار ۱۶ اسرار
 پالنے لگے ہائیں باریا نہ ہو کہ لوگ نہ لگی
 کی بنا پر اللہ پر ہوا ہیں (الاسلام)

مَوْلَانَا عَصَمَتُ الشَّامِرُو قی قاضی امرا و آباء دینا م

الحمد لله وکونوا ربکم مطعون
 عبد الله المستوفی ورجل
 المکتوب المستوفی الفی الفی
 التفتت مع تفتت المذات المذات

ہر مقرر صلاۃ آپ کا مکتوب کی مجلس
 عربیت کی باس مقرر کے تفتت کے
 مقرر کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عوام کی
 جس طرح آپ کے ہمارا اکرم کیا اور اس کی

مہربانی سے حضرت شہداء نے مہربانی سے حضرت شہداء نے مہربانی سے
 اللہ تعالیٰ سے مہربانی سے حضرت شہداء نے مہربانی سے
 اللہ تعالیٰ سے مہربانی سے حضرت شہداء نے مہربانی سے
 اللہ تعالیٰ سے مہربانی سے حضرت شہداء نے مہربانی سے

اگر مکتوب اللہ تعالیٰ کہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 حاکم الاموال کہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 تعالیٰ کہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ

آپ کو مکتوب اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ
 اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ وہ اللہ تعالیٰ

جس الجسد جسد صغیر و کبیر
و نسوہ الطایرۃ الضعیفۃ و الشکر
الجسد جسد حق و خلق و نسوہ
الجسد صغیر و المستحق — قال
نحو الذی من الخواص —

۱۔ فہدایۃ اللہ ہم العقول معانی
و اکثر صغیر العالین مخلوقہ
و الذی خلقنا فی وحدۃ من جہت
و حاصلہ و جانا اوقات و وہابی
ہے۔

جہاں کی روحیں رہا کرتے ہیں
نہیں رہا کرتے ہیں جہاں سے رہا کرتے ہیں
حاصل ہوتا ہے وہ تکلیف دہ رہا کرتے ہیں

قیامت میں جس کی نافرمانی سے رہا کرتے ہیں
جس کی مطاعت میں رہا کرتے ہیں

جس خود گیت یا خلق وراثت
وہ خود دانت یا کھانک نہایت
از خلق کئے دیں وہ
نہیں سبب جو کس دیں وہ

بہر عقل و عاقل و عاقل
بہر عقل و عاقل و عاقل
آئینے صلیب ایک ماوراء اوقیانوس
آئینے صلیب ایک ماوراء اوقیانوس

ماہکیت الیکٹرون جلیل الجود
لا من صلیب الیہوی و العباد
میں کھڑے ہو کر جو کس کھڑے ہو کر
میں نے تو آپس میں تعارف اور دوستی
کی بنا پر نہیں ملتا ہے۔

شباب الدین قلی ملقب بغازی الدین خان کے نام
سہارن الدین الدین۔ برادر عادت اللہ
محبت اہل راہ گزین فقر اہل عارفانہ
۱۔ امیر کو شہرہ دین ایہ عابدان نام صلیب اللہ علیہ السلام
۱۔ امیر کو شہرہ دین ایہ عابدان نام صلیب اللہ علیہ السلام

الخطیب۔ نصرت الکریم بنیاد الکریم
 در مطالعہ اشعار و اشعار و اشعار
 و کثیر از جافہ مشہدیت بیرونی و بیرون
 دور او انہی حقوق اشخاص و اشخاص
 عبادہ اشعار۔ سنی و سنی و سنی و سنی
 کہ ازین رنگان طریقت اندوختہ و اشعار
 با شش۔ فالوفاست سنی و سنی و سنی
 وقت از دست و از دست و از دست
 جز از کائنات است باز نیاید زیادہ چہ
 فایده۔
 نصرت الکریم بنیاد الکریم
 در مطالعہ اشعار و اشعار و اشعار
 و کثیر از جافہ مشہدیت بیرونی و بیرون
 دور او انہی حقوق اشخاص و اشخاص
 عبادہ اشعار۔ سنی و سنی و سنی و سنی
 کہ ازین رنگان طریقت اندوختہ و اشعار
 با شش۔ فالوفاست سنی و سنی و سنی
 وقت از دست و از دست و از دست
 جز از کائنات است باز نیاید زیادہ چہ
 فایده۔

شہنا الدین قلی کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم —
 السلام علیکم ورحمتہ اللہ
 وبرکاتہ۔

برادر سعادت آقا دہسند شہنا الدین
 قلی نصرت صوری و سنی کا شہنا الدین
 جو اہل خاص نصرت و اشعار و اشعار و اشعار
 بکثرت و سنی و سنی و سنی و سنی و سنی
 حقیم چند اند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم —
 السلام علیکم ورحمتہ اللہ
 وبرکاتہ۔

برادر سعادت آقا دہسند شہنا الدین
 قلی نصرت صوری و سنی کا شہنا الدین
 جو اہل خاص نصرت و اشعار و اشعار و اشعار
 بکثرت و سنی و سنی و سنی و سنی و سنی
 حقیم چند اند۔

الشم کر الف گفت و الف شم بخ
ورخا و الف شم است بکنت بکنت

مجھے سکھا دے۔ میں نے اس کو الف
پڑھا یا۔ اس نے کہا کچھ اور میں نے
کہا میں اور کچھ نہیں۔ اگر کوئی کھڑا
انسان ٹھہریں موجود ہے تو اس کو
بس ایک ہی حرف کافی ہو۔

عنایت خاں کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ و سلام علی عبد اللہ
اصطفا۔ اعلیٰ علیہ السلام و آلہ
کرماء علیہ السلام و جوادہ علیہ السلام
و امراء کرماء علیہ السلام و اولادہ علیہ السلام
و درویشاں رحمہ اللہ و دانشمندی
و درویشاں فقرا و پیران و عابدین و سادین
بہت کہ جہاں مکانات کشیدنا چاہ
و درویشاں خاندانہ شکرانہ و دست
بدعا برداشتند و خالق و مستحق

ذات آں خاں عالی و عبادت و عبادت
کر اللہ عبادہ بطور الغیب الخرب
الی الامجاد۔
و درویشاں صفت باغیانہ و تری و
و انہم علیٰ من اتبع الهدی۔
سر بہ قولی سپا بیار و فتح کی کچھ

میر عشتاد اللہ کے نام

برادر ارجمند میر عشتاد اللہ صاحب
صوری و صوری پیر و عباد اللہ
عقوبات برادر و سید شکایت قنات
عقب صوم انجیلید۔ ولی برادر باطل
تعلق امور مشورہ و درختہ بہت
ناظر حفرہ از راحت سیر عظیم
شکرانہ و انجیلید گندہ و درویشاں
برہاں طالب برتہ نیند واد
برادر ارجمند میر عشتاد اللہ صاحب
صوری و صوری پیر و عباد اللہ
عقوبات برادر و سید شکایت قنات
عقب صوم انجیلید۔ ولی برادر باطل
تعلق امور مشورہ و درختہ بہت
ناظر حفرہ از راحت سیر عظیم
شکرانہ و انجیلید گندہ و درویشاں
برہاں طالب برتہ نیند واد

معاذ در اول ہزار مشکل رہے
 مشکل جزو اسودہ تزداد رہے
 چون نقصان دست حاصل رہے
 دل رہے بہار و شمس رہے

و تہجر اشعار الہیہ شخص کو ترسے
 دل میں بہت سی اشیاء کے تھن کی
 وجہ سے غفلت ہے یہ امریت اسی
 مشکل ہے کہ تیرا دل سب چیزوں سے
 غصہ ہو سکے۔ جب کہ تمام اشیاء سے
 تفرق دل حاصل ہو رہا ہے تو ہر دلی
 ایک ہی ذات کے بہرہ کو دے اور
 سب کے تھن توڑ لے۔

طرح آفت کو کثرت غنیمت و اہم بات
 ہے در ہے محبت و تعلیم و رسو بہانے
 غلبہ لذاتی و تصور غائی کو ہر ذات
 و جمہ از سہہ بخندم بدیں اہم خداک
 را کہ اندر حضرت زکوة و محبت کے کمال شہود
 بقاوت خاتم

ہے اگر زکوة و محبت و اہم بات
 محبت زکوة کا نام خدا و اللہ

سے جسکو کہ تیرے در ہوتا باطنی اند
 اخراج ہے جسم و با باطنی اند

جس کا ذکر کیا جا رہا ہے
 جس چیز سے تھن کی جانب رہنمائی ہو
 آخر کار تو اسی چیز کی وجہ سے تھن
 کا تھن نہ بن جائے گا۔

اور جب تھن کی خواہش ہو
 اسی ہرگز نہ کی مجھ باطنی اند
 ہر وہ چیز کو کرنے پر تو اس سے جدا ہو
 جائے گا ہر چیز کی ہے کہ نہ تھن کی رہیں
 تو اس سے جدا ہو جائے۔

اور اگر میر غایت اللہ صبرت کی زندگی
 مشکلیاتی در زحمت و اہم توبہ
 میر غایت اللہ صبرت سے صبرت اور
 صبر اختیار کرو۔ توبہ کی انھوں۔

شیخ بایزید کے نام ایک پیش کی سنائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
 ہزاروں ہزار اللہ ہے نیاز سے را کہ
 نیاز مند اس را از عالم و عالمیان بجز
 کہ انہد۔ اللہ تبارک و تعالیٰ
 و علیٰ حال حدیث سیدہ و حضرت چاہیم
 کہ تھن کی تھی و علیٰ حال حدیث کی کہیں

از بندگی تو را مدح مست سعادست
فرمان تو کریمی و او شکر و اگر دفرمانی
تو حکیم و او مسطور۔

و السلام علی من اتبع الهدی

بندہ مستور ہے
و السلام علی من اتبع الهدی



خَضِرَتِ شَاہِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَاضِي دِلَوِی

حَالَاتٌ ————— مَلْفُوظَاتٌ



مَكْتُوبَات

حالات اور واقعات

حضرت شاہ عبدالرحیم فاروقی دہلوی کی بارگاہ شخصیت سے لوہان کی ذات گرائی
 کوں در عالم ہوا مال واقعت میں جنہوں نے تقریباً ساٹھ سالہ سابقہ میں۔ مگر تشنگانِ علم ہیں
 اور طالبانِ حجت کو سراہا شخصیت اور روحِ باخلاقیت کے اساتذہ ارحام سے یہ حقائق و معانی کے
 وہاں سے کیا یہ قسم کہ میں اپنے ذاتی معارفِ حقانی کی بنیاد کے ساتھ اصحابِ علم و شرف و فکرت
 عرب کہ جنہیں محنت میں اپنے واقعات سہرے کی۔ جنہوں نے تمام شرفیت اور مست اہمیت
 سنت کوہِ ابرار و احترام کے ہوتے خاص و عام میں اور ہر جگہ دانہ از دانہ میں اپنی ہر جگہ کی ہر جگہ کی
 ہے جنہوں نے خفا و قہار اور سرور کے ساتھ ساتھ ہی علم و روحانی حصول کو ایک دینی
 ناز و اوجہاتِ غرضی بڑھائی ہے۔ جس کے اثر کو ہم کہنا چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان صاحبِ
 حصول نے اس قدر اہم اور اہمیت کو خفا میں کیا۔ جس کے اثر کو ہم کہنا چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان صاحبِ
 عظیم نشان و نام کے کہ جس نے اس کی اہمیت کو خفا میں کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی
 جنہوں نے اسلامی علوم و فنون اور روحانی و جسمانی حقائق کی اس حجت کو جس نے انہیں حق
 دیا جنہوں نے اپنی انصاف اور اپنے کائنات و واقعات کے لیے طالع دارین اور کعبہ ہر قسم کے

سامان میں کوئے حق کے علمی و روحانی گاہ سے آج بھی عالمگیر ہر جگہ میں اور خفا میں
 خزانہ ان کے حکمت و علم کی ان حقیقت میں کہ امتِ مسلمہ و ہندوؤں کی ہر نسل سے کہ
 حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ہیں جن کا اندازہ اس وقت کیا جاسکے کہ ان کی ہر نسل سے کہ
 جب تک ان کے دہلی خاندان خصوصاً ان کے والد امجد کی حجت و انصاف سے بھی طبع
 واقفیت ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے خفا میں کیا ایک نالہ اپنے والد امجد کے اس میں لکھا
 میرا امیر و ارباب اور اہل بیت اور خاندان تھا جن میں میں ہی ہے اس میں اس میں حضرت شاہ صاحب
 نے اپنے والد امجد کے حالات و واقعات اس انداز سے لکھے ہیں کہ اگر حضرت شاہ صاحب انہیں اپنی
 خود دوست و اہل غریب تھے اور شاہ امجد سے زیادہ جانتے اور سمجھتے تھے۔ میرا
 ہوں کہ اس میں لکھا کہ صاحبِ کتب میں خیریت کا ساتھ صرف کہ اس کے ساتھ ساتھ صاحب
 و جید اور اہل بیت سے بھی کہ انہیں اس میں حضرت شاہ عبدالرحیم فاروقی دہلوی کے
 حالات و واقعات جہاں تک ایک علم و ادب میں ہیں کہ ان کی سماعت و حال کہوں۔
 ان کی حقانیت کے تمام ناظرین کو ان کے حالات و واقعات سے متعلق ہونے و ان میں ہر جگہ
 ان کو ہر دین کی ہر کتب میں انہیں خفا میں خفا میں سنت اور خفا میں خفا میں خفا میں خفا میں
 ہونے صاحبِ کتب میں خفا میں خفا میں خفا میں خفا میں خفا میں خفا میں خفا میں خفا میں

نہیں ہے اور پڑنے سے بے نیاز ہو گیا کہ وہی کے ساتھ سولہ بج کر آیا۔ لیکن یہ سب
 خاں خان نے بھی سنا وہ ان اپنے ہمراہ رکھے ہیں اسی کو کوٹھنگے۔ حضرت شمس کے
 اس بات کو گوارا کیا کہ چھٹی بجی آنکھوں کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو ان اور غارت
 ہوا انھیں غور و فکر سے اور درجات کے ساتھ ان سے لڑنے کا ارادہ ہوا اور انھیں
 کہہ کر وہاں سے نکلتے تھے کہ یہاں سے نہ نکلتے تھے بلکہ تشریف لے جاتے اور اسی
 سزا میں عید منی ہوئے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم کی بیان ہو کہ ان کے والد ماجد
 جنہوں نے کہہ سنا کہ ان شاہ کوئی میں ان کے ساتھ نہ نکلتے تھے۔ اسی
 میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ وہاں سے نکلا کہ ان کے جسد کو ہی میں نکلی کہ وہ ان میں انھوں نے
 مشکل ہو کر سننے فرمایا۔

حضرت شاہ عبدالرحیم کی نہال شیخ رفیع الدین محمد ابن شیخ قطب
 اسلام ابن حضرت شیخ محمد اسسوز

فقیر بادشاہی آپ کے نام تھے۔ شیخ رفیع الدین محمد کے والد ماجد شیخ قطب الدین
 کی یہ نصیحت تھا کہ اگر حضرت خواجہ باقی باوند کے آقا بزرگ میں نہ توئی ان کے آقا
 میں یہ نام کہ ان کے نہیں مال کیا۔ اسی نام میں حضرت شیخ قطب الدین
 رات چھتھ گھنٹے ہوئی کہ نصیب خواجہ بزرگ سے۔ اسی وقت آپ نے
 حضرت خواجہ سے فرمایا کہ تم کو سنا ہے کہ اب کب سے میں چلا جاؤ وہاں رہا کرتے
 اور وہاں حضرت خواجہ بزرگ سے سب کچھ سنا لیا۔ جب حضرت خواجہ بزرگ کے

و خواجہ شیخ قطب الدین کے حضرت خواجہ سے روحانی فیض حاصل کیا۔ شیخ
 قطب الدین کے بعد ان کے والد میں سب سے بڑا جہاں شیخ رفیع الدین محمد تھے انھوں
 نے علم و شہرت و قیادہ اپنے والد سے لیا کہ انھوں نے شیخ رفیع الدین محمد سے بھی
 مستفیض ہوئے تھے۔ بعد ازیں والد بزرگوار کی وفات ہو گئی حضرت خواجہ بزرگ
 کی نسبت میں اکثر کہتے ہیں کہ۔ حضرت خواجہ کو شیخ رفیع الدین محمد کی جانب سے
 انھوں نے شیخ رفیع الدین محمد کی وفات بعد از وفات میں چل کر گئے تھے انھوں نے
 قبول فرمایا تھا۔ فیض ان کی ان حضرت خواجہ اس پر شیخ رفیع الدین محمد کو
 محب خواجہ کہتے تھے۔

شیخ رفیع الدین محمد کا عقد نکاح شیخ رفیع الدین محمد کا دوسرا
 نکاح جب شیخ محمد خاں

ابن شیخ عبدالحق اعظمی اور شیخ رفیع الدین محمد کے والد ماجد شیخ قطب الدین محمد کے والد
 سے ہوا تھا کہ انھوں نے جس نکاح میں شرکت کیلئے شیخ رفیع الدین محمد نے اپنے بزرگ و مرشد
 حضرت خواجہ سے عرض کیا حضرت خواجہ نے اپنے نصیب کا طوق اس پر شیخ نے عرض
 کیا کہ اگر حضرت خواجہ تشریف میں رہیں تو میں بھی نہیں جاؤں گا۔ پھر
 حضرت خواجہ نے فقر بزرگ سے فرمایا کہ ان میں سے مراد کا اور تشریف لے گئے۔ فقیر
 ادا زمین میں کھایا کہ اس وقت کے حضور کو امام جب حضرت خواجہ کی تشریف آوری
 کی خبر ملی تو حق و برحق استقبال کے لئے ان کے تہو کو کس سے آیا اور حضرت خواجہ کی

وہات کے اشتیاق میں گئی گئی کہ لا خلاصہ رہا پیش نہ کرتے۔ اس طرح ایک چھوٹے
سے قصبے میں ایک گریسٹ معالی مجلس تشریف بولی۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی
رائے کو قتل کیے تو فرزند رائے میں کچھ دیر بعد کی والدہ صاحبہ راج کو شیخ ربیع الدین
تو کی صاحبزادی تھیں، انھیں حضرت ابو نعیم کے تحت خدمت کی تو اسی مجلس

حضرت شاہ عبدالرحیم کے ابتدائی حالات اور تعلیم

حضرت شاہ عبدالرحیم قرطبی رحمۃ اللہ علیہ
میں پیدا ہوئے جب بچپن میں انتقال فرمایا تو
انھیں خیر میں مشغول ہو گئے تھیں اسی
آوردہ صاحبیت آپ کے اہلدار سے فرمایاں تھے خوبیاں فرمایا کرتے تھے کہ میرے
باسوی شیخ عبداللہ تھیں انھیں دوسرے کے درویش نہ مانجے بلکہ ان زمانہ میں
تھے اہل علم کے پائے تو ان کی تربیت ہمہ دست کوشش کی مگر وہ متاثر نہیں ہوئے تھے
اس بات پر۔ ان کو بہت غم تھا میرے بچپن کے زمانے میں ایک لڑکی اسوں میں
نے تھے رکھ کر میں دھار دینا کرتا تھا کہ بچے ہونے دیکھان کے ساتھ خاصہ کے معافی
مستوفی طور پر دھوکہ کبابوں کو بہت خوش ہونے اور دھوکہ کا شکار کیا اور انوں فرمایا
کہ میں اپنی اولاد کے اندر تو بہت کا اثر نہ ہو سکی جس کے ذریعہ انھیں یہ مسئلہ مسکات
کی نسبت متعلق ہو جائے۔ اب معلوم ہوا کہ یہاں کے خاندان میں اصلاحات کی
نسبت خصوصیت کے حامل موجود ہے۔ اگر اولاد میرے نہیں تو کیا خیر اولاد
بغیر میں تو ہے۔

انھیں اس زمین میں ہے کہ آپ خود فرمایا کہ میں نے عربی کے ابتدائی زمانہ
سے بلکہ شریعت و فرائض و احادیث قرآنیہ تک اپنے بھائی شیخ ابو الفضل کو سونپ دیا تھا
اور چند بزرگ کتب میرزا و مہر و شیخ کے نام لکھی تھیں۔

حضرت خواجہ خرقہ سے ملنا راہل کی کہ جس کا دفتر اس طرح بیان فرمایا

کریب میں اپنے بھائی سے شریعت و فرائض و احادیث قرآنیہ پڑھا رہا تھا تو میں نے ایک غلام
ایک غلام لایا بھائی نے اس کا ہوا سوال جواب پڑھا اور ایک
مناظرے کی سی شکل پیدا ہو گئی کہ سے غلام میں کچھ دشمنی میں پیدا ہو گئی میں نے اس کو
کا رہنما سو قوت کیا، ایک انہم، وہاں بھائی حضرت خواجہ خرقہ کی خدمت میں گئے
حضرت خرقہ اندر ملنے گئے اور انھیں فرمایا کہ آج کا دن کمال ہے کہ میں نے
کہا کہ جو ہے میں نے اس کا بیٹا سو قوت کیا ہے، فرمایا کہ میں نے اس کے غلام کو
ایک مہینہ روزہ دے تو آگاہی ہو گئی ہے اب اس سے زیادہ تعلیم میرے قریب ہے اس وقت
اور زیادہ احترام سے وجود یافت کی آفر کا رگل و جسم ہو گئی فرمایا اچھا جانے بیکر
پر معذور اس بات کو بڑی تاکید سے فرمایا۔ میں نے کتب آپ کے پاس
نے کیا آپ کے در میں آیا جب میں نے وہ اعتراض آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے حکومت
پسے فرمایا اور قوت اعتراف کا اظہار فرمایا اور اس کے اندر میرے دل کا گہرا اثر
رہا جو تھے وہ فرمایا کہ بھائی نے آپ کے رفیق الدین کو اپنے گھلوں میں لیں، ان کی سب

بڑا حال ہے میں کچھ نام کو نہیں دے سکتا۔ وہاں سے زیادہ دور کی چیزیں یادوں کا بحر حضرت خواجہ
 خروار نے اپنے نہیں دے سکتا۔ ان کا لہجہ اور سادہ اور انھیں انھیں ہی لہجہ
 ہے، اور سادہ ہی ساتھ حضرت خواجہ خروار نے شیخ ریح الدین تھکی یہ کرامت بھی
 جان فرماں کو کہیں دن میں اپنے کے بعد حضرت شیخ نے فرمایا کہ اگر میں نے حضرت
 کی تعظیم منظور کر لو تو مجھے کہہ میں ہنساں مکان جا کر روزانہ چڑھا جا کر کوئی کچھ
 یہ اگر اور میں کو تم یہاں آئے کی رحمت اٹھاؤ۔ مجھ نے عرض کیا کہ میرا یہاں کیا حضرت
 تو یہاں آئے اور حضرت کی گفت گئے منظور میں ہے تو میں ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ
 قیام حاصل کر کے اسلئے مقرر ہوا۔ اس پر خوش ہو کر فرمایا کہ ایک صورت اور بھی
 ہے اس کے بعد میرا ہاتھ پڑا اور تصویر خروار کی میں منظر میں لائے اور ایک خط میں لکھیں
 اور فرمایا تمہیں لکھ کر دے گی بھی۔ منظر کی کتاب جو تم کو یہاں لے کر اس کا مطالعہ کرنا چاہئے
 اگر کتاب میں نہ ہو تو میرا روز۔ اس کے بعد بھی کتاب میں کوئی منظر
 پیش آئی تھی وہیں اس منظر کو لکھ کر اس کا منظر لکھ کر میرا ہی تھی، اگر کہ یہ انت
 بھی اس جگہ پر ہے کہ دوسری جگہ پر تھا تو وہ دوسرے مواقع کی حیثیت رکھتی تھی
 جسے حضرت خواجہ خروار نے یہاں لکھا۔ یہاں فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالرحیم نے عرض
 کیا کہ وہ تین سین تو اس کرامت کے ساتھ عقد تھے مگر آپ بھی کوئی تعظیم فرمائی
 فرمایا اچھا ہے۔ فرمایا کہ میں ہنساں منظر۔ کہتا ہوں کہ اب چندہ نہیں کسی کتاب کے
 مطالعے میں منظر نہیں آجائے تو تم میرے سے یہ کہنا کہ انھوں نے ابکا دینے میری راہ

اور لی حضرت شاہ عبدالرحیم فرمایا کہ تھے کو کھواشا اس کے بعد کچھ مطالعہ میں
 کوئی منظر نہیں آئی اگرچہ میں نے منظر ہر زاویہ کے پاس کی طرف میں ایسا معلوم
 ہوا تھا کہ وہ باطل کی ہوئی چیز کو حاصل کر رہا ہوں۔ یہاں اوقات ایسا ہوتا کہ ایک
 ہی پہلو سے اول حد بھی پڑھ رہا ہوں اور اس کے آخری حصے کو پڑھ رہا ہوں تھا۔
 مرزا محمد زاہد سے ملنے

آپ نے مرزا زادہ پور تھے عطا کات اور کلام
 لکھا میں پڑھیں میں زمانہ میں حضرت شاہ عبدالرحیم
 مانگیر اگر وہ میں تھے مرزا محمد زاہد پور کی تعظیم کو دیکھ رہے تھے
 آپ بھی اپنے اہل واجد شیخ عبداللہ بن عبدالحق کے حوالہ۔ اگر دیکھ لے تھے۔
 اس زمانہ انھیں کے بہت عداوت تھا اس لئے انھوں میں تعظیم عداوت پر
 لکھے ہوئے ہیں۔

انھیں امداد میں حضرت شاہ عبدالرحیم کی زبانی ایک خط لکھا ہے کہ آپ کے
 فرمایا کہ شریعت توفیق اور تمام کتب کا میرا حصہ ہے میں نے مرزا زادہ پور سے لکھی ہیں
 وہ میری عاجز بہت توجہ فرماتے تھے۔ اگر کسی اور میں نے یہ کہہ کر کہ کتاب میں
 مطالعہ میں کیا ہے۔ سین ہاتھ نہ لکھا تو دلانے لکھا میں، اس میں ہر
 چاہیے ایک دوسرے کو دے لو۔

مرزا محمد زاہد کا تقویٰ ایک دلچسپ واقعہ

اور مدغان میں ایک دن میری رحمت کی ۔۔۔ میں ان کے مکان پر بیٹھا ہوا تھا جب غریب وقت ہو تو ایک کتاب فروشی گیا اور کیا ہوں سے بھرنا اور ایک خانہ ان کے سامنے لگا کر رکھا اور کیا کوئی یہ کتاب بطور مذاق یا ہوں مرزا اپنے نے جسم فرمایا اور کیا کوئی شخص نہ میں تیرا پیروں ہوں مرزا اس میں پھر مذاق کوئی کتاب ہے جس کی کوئی ذرا کوئی غرض ہو، اپنی غرض بیان کر اس کے کسی میں کوئی غرض نہیں دیکھا مرزا اب میری صحبت تا ایک کتاب دیکھ کر جو وہ دیکھتے تھے، اس کو معلوم ہو کر اس کی حکایت دیکھ کر بے مودا ہونے کے برابر نہ رہے یہ اور کیا ہو کر اس کی دوکان دیکھتا ہوں

پس کہ کو اپنے فریاد کر بھیج دیتے ہم کی کو ایک شخص بھیجے تاکہ وہ انھیں کہے بھڑک کر کتاب جانور اور کتاب لکھنے جانور ایک فوج سے لکھ کر ایک نویں نے کپ کے بنائے یہاں نویں ان کو بھیجے تیس کتابوں اس نے کہا اس وقت اس قدر کتاب کوئی کتاب نہیں فروسے گا اپنے اپنے ان کو کے علم کو اور کوئی اور فرمایا کہ ان کتابوں کی قیمت کا اندازہ کر دو یہاں سے حرکت دہم اور کو دیکھنے آئے قیمت کو تو یہ کہ شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ بہت سے لکھ کر کتاب کی کتاب کی غرض قریب ہا کہ رحمت سے بھنا ب ہو لگا بکا خضہ کی غرض راہیں ہو یہ اور اسنے کہ ان کتابوں کی قیمت کو تو ز قیمت سے بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے یہ شخص صورت اٹھانے میں ہر اس نے دھمکی دیا کہ اس کی ایک غرض دیکھتے ہے مرزا اب کو بخیر ہو اور کتاب فروغی کو اپنے پاس ہا کہ رحمت فرمایا کہ کچھ بھیج جا کہنت، مصلحہ اور دیکھیں کہ قریب

تھے اور میری رحمت کتنی ہوئی ۔۔۔ جب مراب ہو تو کیا ہوں کی رحمت سنا ہے تو میں رو پڑے کتنی بھی رقم اس کو دی گئی اس کے بعد مرزا زادہ کے علم کو اور کوئی اور فرمایا کہ تم یہ چاہتے تھے کہ میں رو نہ کہ اور طرح سے حاصل کے بہت لکھانے سے انتظار کرنا یہ کہ ان کی عقلی اور کہاں کی رحمت میں تھی ۔۔۔ بعد وہ ایک کتاب دیکھ کر

فرماتے **مرزا زادہ کا مختصر حال** حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے **حضر شاہ ولی اللہ کے قلم** انھیں انکار تھیں میں مرزا زادہ کا مختصر حال اس طرح تصنیف فرمایا ہے۔

مرزا محمد زائد میری قاضی مسلم کے فرزند تھے قاضی مسلم بیا غیر کے تہا میں بہت بڑا ہوا اور صاحب اعلیٰ علم و دیہندہ تھیں یہاں بہت سے دینی علوم پر تبحر تھا اور علم احکام اور فقہ و لغت سے قریب تھیں اور ان کے نفعی قریب تھیں اور ان کی صحبت میں بہت سے مرید تھے یہی صحابہ کو سونے سے ملامت کالے سے مراد ہے وہ ان کی صحبت میں تھے

فرمایا ۔۔۔ اور زادہ صاحب نے اب کو علم پر اور میری رحمت دے دی تھی

میں حضرت کو اب کو اب جو مشکل میں تھا تو اس نے تھے اپنے صوبہ کے ۔۔۔ رحمت دیا ہوتا ہے کہ ان کے بعد اس کی صحبت میں آئے تھے ان کے ساتھ رہا ہوتا ہے اور ان کے ساتھ رہا ہوتا ہے یہ اور کیا کیا جیسا کہ لکھتے ہیں ان کو اس میں بہت مراد تھیں کہ ان کی رحمت دے دی گئی تھی

اب رحمت تو ان کے دینی مدد میں دے دے ۔۔۔ اور زادہ صاحب نے

Toohar-e-library.blogspot.com

حالات حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام
حضرت شاہ عبدالرحیم ہند برادر شاہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو اہل اللہ حق میں مقیم ہیں وہ جہاں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں اور جہاں چاہیں چل سکتے ہیں۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے ہوتے والے تھے جو ملاقا پر جہاں چاہیں جاتے تھے اور جہاں چاہیں ٹھہرتے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے والدین کا سایہ آپ کے سرے پر تھا اور آپ کے پاس آپ کے والدین کی خدمت میں تھے۔ آپ کے والدین کی خدمت میں تھے اور آپ کے والدین کی خدمت میں تھے۔ آپ کے والدین کی خدمت میں تھے اور آپ کے والدین کی خدمت میں تھے۔

جہاں آپ تھے وہاں آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے ہوتے والے تھے جو ملاقا پر جہاں چاہیں جاتے تھے اور جہاں چاہیں ٹھہرتے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے والدین کا سایہ آپ کے سرے پر تھا اور آپ کے پاس آپ کے والدین کی خدمت میں تھے۔ آپ کے والدین کی خدمت میں تھے اور آپ کے والدین کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔

جہاں آپ تھے وہاں آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔ آپ کی خدمت میں تھے اور آپ کی خدمت میں تھے۔

سے کہا جانی خود کہ حضرت احمد علیہ السلام کی قبر میری پشت کی جانب نوٹیں ہے
اس نے سوچا کہ اگر وہ ان میں سے علی کی ان کی قبر شاہی پشت کی جانب ہے۔ میں
وہاں جا کر بیٹھ گیا اور خدا کا نام پڑھا شروع کر دیا۔ چنانچہ حرمین و اہل کی کیفیت میرے اوپر
طاری ہوئی اس نے قرآن کی قرأت میں خود ادا کر لیا۔ خدا کا نام پڑھا۔ خدا کا نام پڑھا۔ خدا کا نام پڑھا۔
کہ وہ ان کی قبروں میں جو تم نے علی کی ہے۔ قرأت کے سوا میں اپنا حضور کی
حضرت ابو خروہؓ حضرت شاہ عبدالرحمنؓ فرمایا کہ میری حالت تیرا جیسا ہے
سے اختیار کی ہے۔ بیت ہو گیا تو ان کے جیوں میں سے تسخیر ہونے کے ساتھ
ساتھ حضرت خواجہ نور الدینؒ کی مجلس صحبت سے ان کی تسخیر ہو رہا تھا۔

میں کو اس تیرا بہت کاد کہ تو میرے گھر میں چلا ہے اس کے علاوہ وہی بیت سے
وہ مقامات انھوں میں حضرت خواجہ نور الدینؒ نے تسخیر حضرت شاہ عبدالرحمنؒ کی
زمانہ اور میں میں طویل اسرار میں سید کا بیٹھنے کے اپنے میر و مرشد حضرت خواجہ
کے چشم و چراغ تھے کہ میں اسی طرح حضرت شاہ عبدالرحمنؒ نے ان کے مذکورے
کی زندگی میں اپنے انھوں دیکھے و احادیث یہاں فرماتے ہیں۔

حضرت خواجہ نور الدینؒ فرمایا کہ حضرت خواجہ نور الدینؒ نے ان کے مذکورے
میں چاند و اوقات

نے تو ان کے منبر پر لگا کر کہہ دیا کہ میں خود اس عمارت میں سے تھیں کہ ان کے جہانوں کو
وہاں کے قریب ہوا کہ یہ حال تھا کہ یہاں پہنچا ہے۔

تھے پڑھتے وقت بھی اور بات کرنے وقت بھی۔ ایک دن میں نے ان سے
دریافت کر لیا کہ تو کیا کیا کرتے ہیں خدا کا کہ ایک سال چھ ماہوں کو کیا کیا ہوں خدا نے
حال میں احمد علیہ السلام کی مشن کی بھی آپ بھی بھی عادت تھیں کہ آپ کے مطابق مشن
جاری ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ ایک دن خواجہ نور الدینؒ اپنے اصحاب میں ایک کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے خود جنگ
پڑھے اور تمام کو ہی دیکھ رہے۔ اس موقع پر میں حضرت احمد علیہ السلام کی بکری
بیت زید کا نظم دیکھ کر کہی۔ خود جنگ کی باتوں کی جان نہ بولے اور مجھے صراحت
کہ کس نے یہ شعر کہا ہے میں نے خدا کی محنت میں اسے اس بات کے تمام حاضرین متحیر ہو
گئے۔ آخر کار خواجہ نور الدینؒ کے حاضر ہونے سے خواجہ جت اندیشہ نہ رہا انھوں نے
کہنے سے ہوا کہ میں نے اس میں میں نے اسے زیادہ مقرر کیا کہ ان کا نظم دیکھ کر میں نے یہ
اس کی تسخیر میں کی صحبت سے۔ فرمایا کہ میں نے یہ سارا اس کے کیا ہے کہ
میرے اس ملازم کو کہ جو خدا کا ملازم میں نے اس کی تعلیم کی ہے تم بھی کیا کرو۔

جب میں ان کے نام شیخ ربیع الدینؒ کے گھر میں گیا تھا تو وہ بھی میرے ساتھ اسی ہی
تعلیم کا سارا کرتے تھے حالانکہ وہ میرے ساتھ تھے اور میں نے ان سے کچھ حاصل
کئے تھے۔ اور جب شیخ ربیع الدینؒ کو حضرت شاہ عبدالرحمنؒ کو اپنی تعلیم
کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو حضرت والدہ امیر ان کے ساتھ ہی طرح تفصیل سے
تھے اگرچہ شیخ ربیع الدینؒ کو آپ کے مرید و خلیفہ تھے مگر ان کو اپنے اس ملک میں ان کے

والد شیخ قصبہ حاتم کی خدمت میں رہ کر کچھ کتابیں پڑھی تھیں اور نو اندامیں لے کر
اس نے استاد زادہ جو کلمی حیثیت سے اپنے جھنڈا نظم کرتے تھے اب ہم کو بھی ان سے
دشاہ جہاد اور جہاد سے اس طرح کا سلوک کرنا چاہیے۔

ایک دن کا واقعہ بیان فرمایا کہ ہم دونوں بھائی خواہ مخواہ غریبی کی خدمت میں حاضر
تھے ان پر جھوک کا خطر تھا اس بنا پر روزہ دریں میں نہیں روئے سکتے تھے۔ اپنے
گھر والوں سے دریافت فرمایا کہ گھر میں کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے جواباً کہ ایک بچے کے لئے
غذا سا کھانا کچا ہے لہذا انہیں میں سے غذا لے آؤ ایک چھٹی سی مٹکائی میں بہت قدر
ساگ لگا کر پیلی آجکے ہاتھ دھوئے اور سب پیٹھری سے جھٹکا اور ہم دونوں بھائیوں سے
خاص طور پر غور فرمایا کہ حوالہ کر دو کہ کیا ہر سب کو کھات کر کچا سب چھوٹے۔ ہم
دونوں نے غصہ مٹا کر اور نکلے چھوٹے اس کھانے کو ہم دونوں نے کھا دیا اور چٹل چھوٹا
پر ہم دونوں بھائیوں کے جھڑپوں میں قدم سے کھانا پانی رو گیا وہ بچہ بیٹھا
وہیں کر دیا۔

فرمایا ایک شخص میں کانام نہیں یاد تھا اس شخص کا نام اس میں کو خواہ مخواہ غریبی
خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت اتفاق سے آپ کے گھر میں کوئی قرآن نہیں تھا
وہ ان میں پڑھنے تھے ہمیں یاد تھا اس وقت میں پڑھتا تھا۔ حاضر ہی انہیں جہاد سے کھانے
خواہ مخواہ کے کان میں لگا کر حضرت ابوہریرہؓ سے یہ خیال ہے کہ ان کا تعلیم و توفیر فرمائی جائے
آپ نے آواز بلند کر کے فرمایا۔ اگر ایسے تو تعدادِ تعلیم نہیں اور ایسا ہے تو

وہ تعلیم نہیں۔ یہ ان کا خیال ہے کہ ان کے لئے نسبت غریبی ہو۔
فرمایا۔ کہ خواہ مخواہ اور خواہ مخواہ کان دونوں بھائی تھے کہ حضرت خواہ مخواہ
واقعی واقعات ہائے نبوت و اہل بیت علیہم السلام تھے تو حضرت مجدد امت ثانی کی خدمت
میں سر پہنچانے کے لئے اور دونوں وہاں پہنچے۔ خواہ مخواہ کان کے متعلق تو قسم نہیں
مگر خواہ مخواہ نے حضرت مجدد امت ثانی سے استفادہ کیا اور احادیث میں حکایت کی جھڑپوں
وہیں مانگے۔ خواہ مخواہ نے خواہ مخواہ میں اس قدر شیخ و استاد سے بھی جھڑپوں
خواہ مخواہ کے متعلق تھے اس وقت کھانا فرمایا۔ حضرت خواہ مخواہ نے اپنے غریبی مانگے میں
مجھ سے فرمایا کہ کھانا روئے خواہ مخواہ باقی تھی سو میں اس جھڑپوں میں کہ انہیں بہت اس
اداری چھٹی تھی۔ اس بنا پر کہ میں حضرت خواہ مخواہ کا لڑکا ہوں مجھے کھانا کھانا
وہیں دینا کہ وہ بھائی اس جھڑپوں کے آتی تھے میں نے جواب یہ حضرت ایک جھڑپوں
وہاں انجام دے کر میرے جھڑپوں میں لے گا؟ فرمایا کہ میں نے یہ بات کہہ دیتا جھڑپوں
خواہ مخواہ میں نے اور وہاں سے اس بہت کا کہ ان کو کھانے میں نہیں لگتی۔

حضرت خلیل ابو القاسم حضرت صاحبزادہ محمد کے والد کے بعد حضرت شاہ جہاد
ابوہریرہؓ سے حضرت میں بہت محزون و غمگین رہنے لگے اور ایسے دور میں کہ کاش بھائی

۔ کہ ہمارا دور ہو اور خواہ مخواہ میں ان کے کہہ کر وہ سر پہنچتے تھے حضرت مجدد امت
وہاں حضور و حضور کی خدمت میں تھا۔ اور وہاں سے تھے کہ ان کو نہ ہوتی جھڑپوں
وہاں میں تھا۔

[illegible]

اب ہر ہی حالت کافی۔ میں نے بھی غلام حضرت خلیفہ نہ پایا اور اب پایا ہے۔ میرا
 آخری وقت کو کافی جیسا فرزند جو اس نسبت کی اہلیت رکھتا ہو نہیں سکتا ہوں اس
 وجہ سے غلاموں کو لکھا۔ انکو نہ کہ اس وقت اور زود رہی ہوئی یہ قرار دیا کہ میرے
 سر پر ہاتھ اور اجازت دے۔ بہت سی مثالیں اور غلامی ایک خدا بھی ہے
 ہزاروں کی جہاں سب چیزیں بلکہ حضرت خلیفہ کی خدمت میں وہ اس آقا پر امتیازی ہوئی
 کا اہتمام کرتے ہوئے فرما کر اب کمال ادا کیا کہ جو کہ اسے جو میں نے وہ سب چیزیں
 حضرت جہاں منظر علی کی خدمت میں رکھ دیں تو فرمایا غلامی انشاء ہے جسے ظاہر
 کی طوٹ اور غلام انشاء ہے اجازت اور صحبت باطن کی طوٹ۔ میں ان دونوں چیزوں
 میں تو شرکت نہیں کر سکتا۔ ہر کچھ مثالی فرمایا۔

مجاذیب کے ملاقات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے غلام صاحب
 میں اس عنوان کی خدمت میں لکھا اور فرمایا ہے اور
 جب جب ملاقات طلب فرمائے ہیں۔ ایک صاحب حضرت خلیفہ علیہ السلام
 آپ کے لکھ کر بھی لکھا ہے۔

شیخ نعل سے ملاقات شیخ حسن کی ملاقات کا بھی ایک صاحب
 میں نے لکھا ہے اور ان کی دو ایک باتیں
 ہیں ذکر کی گئی ہیں۔ شیخ حسن کی صحبت کے بارے میں حضرت شاہ جہاں نے فرماتے
 ایک دن کا وہ بیان فرمایا کہ شیخ نعل جیسے کہ اس نے اور کہہ کر میری فرمائش قابل نام

ایک ہے، مناسب ہے کہ ان صحبت کو تم مجھ سے لکھ لو۔ میں نے کہا کہ صورت نہیں ہے
 انہوں نے کہا کہ اگر تم کمال کرنا نہیں چاہتے تو میں ان صحبت کے ذکر کو نہ لکھ سکے
 دیتا ہوں اس نے لکھے اور کوئی ان صحبت کا اہل نظر نہیں آتا، میں نے کہا شیخ
 سے وہاں سے لکھ لیجئے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تمام صحبت کی کتابیں وہاں میں
 ڈال دیں۔

واقعات کشف مشاہدہ خواجہ فرمایا کہ جسے کتب ایک دست میں
 خواجہ میں لکھا کہ رسالہ ایضاً شفا علی
 علم برج و بصیر۔ روشن دانوں کی شکل میں لکھی ہوئی ہے میرے سامنے
 شکل ہو چکے ہیں۔ فرمایا کہ جسے کتب ایک دست میں لکھا ہو گیا
 اس کے وسط میں کھڑا ہوں اور وہ غلام کو دیکھ رہا ہوں۔ اس وقت میرے سامنے
 ایک نور و غلام کو تو میں نے اپنے دل سے نکالی، باقی اور غلام حضرت حسن میں کھیت و
 کھیت ہوئی تھا پھر دیکھا کہ اس نے کہا میں حضور حق کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔ اس وقت
 گرہ اور وہ جہاں سے نور غلام آباد آئی بیٹ آئے تھے اور دیکھ دامن کو بے عمل کرتے
 تھے کہ یہ جگہ تو میں کی ہے جہاں روئے کا کیا موقع ہے وہیں میں سے اپنے دامن کو
 جہاں فرمایا اور ان سے اس میں لکھا تھا۔ پھر اہل بیعت نے کہا کہ میں حضور و غلام
 کی قسم جیسا کہ کتب گرہ کیا ہے وہیں سے مجھ کو اپنے دل کی بات لکھی۔ اسی
 وقت مجھے ایسا ہوا کہ کہنے سے جہاں کی کتاب میں یہ نہیں پڑھا۔ غنیمت غنیمت

جنت کعبہ میں ملاقات ہو گئی۔ وہاں تک کہ نے اپنا ایک مشت لہو بہانی
 پہنچائی تھی کہ ان کے انوکھے ہو کر لوہا جہان کے لئے کچھ چھوڑی یہاں کے اس کے سونے
 لکھتے ہیں تاکہ ان کے عقل کے بعد ان کی بکریاں کتے میں۔ پھر آخرت
 میں دیکھا کہ ان کے ہے۔

فرماتے تھے کہ میں نے ایک صاحب کشف کی بڑی تعریف بھی سنی۔ میں نے جانا کہ میں
 اس کے اس جادو سے جس کے دل میں یہ بات ٹھہری تھی کہ وہ جتنی ہے اس کے کان پہنچتا
 جائے۔ پھر میں نے اس کی اس بڑی بات کی کہ ان کی اور جہات کا دارا کی پھر
 وہ بات دل میں نہ لگائی میں نے پھر بھی کوئی اور بات چھوڑنے کے لئے نظر نہ کیا۔
 ہوں ہی پھر میرا کام ہوں یہ باتیں کھلیں گے اور عجیب ہے کہ وہاں دل کی مجلس کی مجلس
 دہلی۔ میں آگیا اور بڑی چٹ کان پھر جس کے دل میں یہ بات لگ گئی کہ انوکھ
 مرشد کہ بات ان کی بات تکلیف برداشت لگتی ہوئی۔

فرماتے تھے کہ کوہ اہام ہر ایک شیر سلسلہ وقت ام تھا ست ہفتے کا سفر

ہے اور کہ کوہ جادو جادو ہر ایک شیر سلسلہ وقت ام تھا ست ہفتے کا سفر
 میں بہت کی چیزیں کہتے ہوں تو ان میں وہاں ایک ایسی حالت ہے کہ اس کے لئے ہر ایک شیر سلسلہ
 کی اجازت زیادہ عجیب ہے۔ وقت زیادہ لگتا ہے۔ پھر پھر وہ ہے۔
 وقت بڑا ہوں اور وہاں اس کے وقت۔ وقت ہر ایک شیر سلسلہ وقت ام تھا ست ہفتے

تھے کہ ایک دن رمضان میں زہرا دہلی کی وجہ سے بہت زیادہ صفت غالب ہو
 گی تھا قریب تھا کہ اس صفت کی وجہ سے وہ زہرا دہلی کے ساتھ ہی ساتھ نصرت
 صوم کے فوت ہو جائے گا اور وہ دہلی تھا۔ اسی غم کی حالت میں کہ وہ ایک لکھی
 حضرت علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب میں دیکھا۔ آپ نے ایک ہتھیار لکھتے ہوئے
 لکھا تھا کہ وہاں ہندی دار اور وہاں میں دار اور وہاں کے لئے میں۔ پھر کوہ صفت
 فرمایا میں نے اس کو کھایا اور خوب کھایا پھر حضرت علیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا
 ست اعلیٰ دینے کا عادت فرمایا میں نے اس کو بھی خوب ڈٹ کر کیا اس کے بعد
 میری جھک اور یہ اس باطل داخل ہوئی اور شکریہ اور سیرانی چھلک ہوئی۔
 مانگنے کے بعد بھی بیش بہا میں اس زہرا دہلی کے عطران کی خوشبو جو وہ بھی میرے جتن
 منکھوں نے میرے ہاتھ کو پانی سے دھویا اور زہرا دہلی اس باخا سے دہلی لکھا گیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عبادت فرماتے ہیں کہ ایک بار
 کے لئے تشریف لانا اور وہ عبادت عطا فرماتا ہے کہ یہاں

جس آں کو عبادت قطع ہو گئی ایک دن اس حالت میں غم کی حالت میں
 اور حضرت شیخ عبد العزیز شکارا بھی ہوئے وہ فرمایا میں نے اس کے لئے حضرت علیہ
 علیہ صلوٰۃ وسلم عبادت کے لئے تشریف لائے ہیں اور شاہان لکھنا

سے تشریف لائیں جس طرف تھا اسے جنگ کیا یا امنی ہے لہذا ان چار باتوں کو اس
طرف لکھ کر اٹھا کر اسے ہاتھں پر سر کی طرف کو جو جائیں وہ جس گھر میں کھڑے کے غے ہوش
میں آگیا۔ فوت ہو کر سرے اندر آگئی جس میں نے حاضرین کو کاشا دے کیا کر سسری
چار باتیں لکھوائیں چنانچہ ایسی کیا گیا۔۔۔ دھرم سے اور سچ کی نسبت ظاہر ہوئی۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
۔۔۔ دے دینے کیا حال ہے؟ اس وقت ایک عجیب تعداد اور گریہ با اضطراب سے آواز
ظاہر ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ کر اپنی آنحضرت مبارک میں سے کیا اضطراب
کواپ کی وجہ مبارک سے مرے کے لپٹ گئی ہیں اس قدر دبا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو میری مبارک سے اس قدر سے قرب ہو گیا۔ آہستہ آہستہ کیفیت ختم ہو گئی
پھر میرے دل میں یہ بات آئی کہ وہاں سے ہونے مبارک کی مثال کیا ہوئی کہ تم کو کرم
ہو گا اگر اس وقت میرے مبارک مجھے عزت فرمادیں اس سے کہ آواز دے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم طلوع ہو گئے۔ وہیں مبارک پہنچا دست بردار پھر آواز دے ہونے مبارک
مجھے عزت فرمائے۔ میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ تمام عزت دینا ہی نہیں
یہ آواز میرے مبارک لگتی رہی ہے کہ ہمیں میرے اس خطبہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم طلوع ہوئے اور فرمایا کہ ہاں۔۔۔ تمام عزت میری ہی رہی ہے۔ اس کے بعد
آپ نے صحت علی اور وہ آدھی لگائی شانت عطا فرمائی پھر میں پہلے ہی آگیا جس
جگہ سے طلوع آیا۔ ان دونوں مبارک مبارک کو اپنے ہاتھ میں دیا کہ دیکھتے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جو یہ ایک بیوقوفی کی طرف سے تھی
منزل پر ہے اور خدا فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص نے وہ دونوں باتوں
کو اپنے عقیدہ میں سے نکال دیا تو اسے دیکھ دینے میں وہیں لوگوں میں سے ہے۔ پھر
مجھے ہوش آیا اور مجھے اپنے بیوقوفی کو سمجھ گیا کہ میں نے اپنے لیے اس کے
بعد کی ہفت روزہ کی طرف سے ہی ساتھ سخت کا یہ عقیدہ ہے جس کے نزدیک
کو بہت کی کیفیت پر سب کے سب نے غلطی میں رہی ہوئے کی حالت میں خدا
سے شاکہ کیا تھا کہ وہ دونوں بدعتوں کو قبول کرے اور صحت کی طرف سے
فرماتے تھے تو ان دونوں عقیدوں کو قبول کرے اور صحت کی طرف سے
بہم ہونے سے تہذیب و دورہ شروع فرما جائے اور وہ ایک دوسرے سے جدا ہو
جائے میں۔ اور یہی خاص حالت یہ رہائی کو ایک طرف میں اس شخص پر یہ عقیدہ ہو کر
حق کے حق میں ایک بات کا ایک ایسا حال کے لئے ہے کہ میں نے اس کے لئے سے اس
استان پر اس شخص نے ہر ایک عقیدہ کی صورت کی صورت میں جو کہ وہ ان دونوں
مبارک باتوں کو صوبہ میں لے گئے اس وقت ایک سال کا کھانا لایا اور ان میں ہر ایک
مالاکو کسی تہذیب پر رہی تھی اور اس کا کوئی عقیدہ۔ ان میں سے ایک
نے تو فوراً قبول کر لیا۔ اب تو جو کہ وہ لے گئے، ان میں سے ایک کو یہ بات کہ ان
ہو، اتفاقی بات تھی وہ بارہ باتوں کو صوبہ میں لایا جیسے چار چار بارہ اور چار
لے گئے، پھر یہ ہر ایک سال کا کھانا لایا اور اب ان میں سے ایک جانب ہو گیا

حاصل کیا کہ تھوڑا زمانہ کے گزر جانے کے باعث نسبت بدل گئی ہے۔ فریدگار
تھوڑی دیر میں نسبت میں متغیر ہو جاؤ گا کہ اس سائنہ کاروں جہاں میں ابھی نسبت
میں متغیر ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بعد ملاحظہ فرمایا کہ تمہاری نسبت وہی
نسبت ہے چوتھی اور یہ تھاوت۔

خواب میں کا براویں اسے ملاقات | فرماتے تھے کہ میں نے
ایک دن اسے ملو کہ میں تھا
حق کو خواب میں دیکھا اور ان سے اجازت حاصل کی پھر ان کے صحبت خواہم تشریف کو
دیکھا کہ انہوں نے مجھے کڑی کے چلنے میں اپنی حمایت فرمایا میں نے خواب میں بھی طریقت پیدا
پھر کچھ بہت سی باتیں دیکھا اور ان سے اجازت حاصل کی پھر ان کے صحبت خواہم تشریف کو
فرماتے تھے کہ حضرت خواجہ میں اللہ کی بخشی خبری تھی کہ میں نے وہ دیکھا کہ ایک
مکان میں بیٹھے ہیں میں نے کہا کہ یہ جگہ کون ہے؟ تو فرمایا کہ یہ اس کی کہ میں نے وہی
کو اس جگہ کو کئی کو اہلکار اجاڑا ہے کہ وہ بھی طریقت کی ہے کہ حضرت فرماتے تھے کہ
اس خدمت کا حکم نہ رہا میں نے طریقت میں کیا اس کے بعد حضرت خواجہ میر تقی نے اپنی
نسبت تمام کا اتمام فرمایا۔ اس خواب کی تفسیر اہل ظاہر و باطن کو حضرت خواجہ میر تقی
سے اجازت حاصل ہوئی۔

فرماتے تھے کہ ایک خواب میں اہل اندک کے مسلمان مجھے دکھاتے گئے کہ ایک بیٹے
بازار ہے وہاں تیرہ دکانیں ہیں ہر دکان میں ایک ایک بیٹے ہیں

اپنے اصحاب کے خلاف کچھ ہاتھ بٹھا رہا ہے میں اس زمانہ صحبت سے گزر رہا ہوں نا اٹھو
حضرت میر تقی میر نے فرمایا کہ میں نے اللہ عزوجل کی کائنات میں نہ دیکھا ہے کہ وہاں کی ہوت
کہ وہاں نہ تھا وہاں انفسوں میں وہ طریقت کی ایک عبارت تھی جس کی ہر ایک
اس کے علم ہوتی تھی یہاں کرتے کہ جب میر تقی میر کی آنی ایک تھی جس نے میر تقی
کی اس حضرت شیخ جمال نے فرمایا کہ فرمایا۔ میر تقی میر کی آنی یہاں نہ تھا
شیخ میر تقی میر ان حوالہ کی عرض کی تھی۔

فرماتے تھے کہ اس خواب کو مجھے سنت کرتی تھی کہ حضرت شیخ جمال نے کہ میں نے
وہاں مارا کہ اس کو بہنو کہ وہاں جو اہل تکیہ میں سے تھے میں نے وہی دیکھا کہ اس کے
بعد حضرت میر تقی میر نے کہا کہ تمہاری میں نے کہ تو فرمایا کہ میر تقی میر نے وہی
میں کیا کوئی دوسرا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں ہوں۔ میر تقی میر نے فرمایا
نے وہی دیکھا کہ اس خدمت خواجہ میر تقی میر نے وہی دیکھا کہ اس کے بعد حضرت
تکیہ میں سے تھے کہ حضرت میر تقی میر نے فرمایا کہ اس کے بعد حضرت
جب میں نے کہ اجازت سے انکار میں سے ہی اجازت حاصل ہے میں نے عرض کیا کہ میر تقی
اجازت کا مطلب یہ کہ وہی دیکھا کہ اس کے بعد حضرت میر تقی میر نے وہی دیکھا کہ اس کے بعد
طریقت میں وہی دیکھا کہ اس کے بعد حضرت میر تقی میر نے وہی دیکھا کہ اس کے بعد

فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ زیارت مرقد حضرت خواجہ غلام علی الدین تھوڑی دکانیں
کے لئے گئے ان کی تعداد بارہ تھی کہ وہاں تھوڑی دکانیں تھیں کہ وہاں ایک ایک

پیدا ہوگا اس کا نام قطب الدین محمد رکنا۔ چلو میری زنجیر میں ہر کوئی جی
 نہیں میں ہر میں اولاد کی امید نہیں رہتی اس لئے میں نے کہا کہ تیار رہو میرا راجہ اس پر
 مطلع ہو کر تیار ہوجی میری طرف کا جس سے دنیا ہی میرا راجہ ہے جہاں سے صلب ہے وہاں
 چہا چہا ایک وقت بعد اچھی ذوق کا منتظر ہو جانا ہے اور میری فتاد کی کار کا جو پیدا ہوا۔
 اور میری ذات حضرت شاہ ولی اللہ اور بعد حضرت شاہ اولی اللہ پیدا ہوئے۔
 حضرت محدث و مولیٰ اس مولے پر غور فرمائیے میں کیسی بیویا ہوں بے حضرت اللہ
 ہوتا اس سے کہ تو فراموش کر گئے تھے اس لئے یہ لکھ لکھ کر اللہ کی خدمت کے بعد راضی
 ہوا کہ یہ قطب الدین محمد نام رکھا۔

حضرت شاہ عبد الرحیم دہلوی کہتے تھے کہ میں نے ایک بار حضرت شیخ احمد کو دربار
 دہلی کو خواب میں دیکھا کہ حضور خاتم النبیین و وفاداری بنادری کہ ہے میں نے عرض کیا کہ
 میں عالم میں آپ میں وہاں جمعیہ میں ہے پھر حضور فرمادے کہ کیا میری دستک پہنچا
 پر تو دنیا میں حضور فرمادے حضرت دنیا و مافیہا میں لکھا تھا اس لئے حضور فرمادے ایک
 قسم کی لذت حاصل ہوتی ہے میں ان امور کا کارکن لافیت کو ہمارے بے تکلف ہونے کی
 بنا پر ہوں۔

بے حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی کہتے ہیں کہ ایک صاحب نے کہا کہ میں نے ۱۲۷۷ھ میں اللہ تعالیٰ
 سے ان ساری نعمتوں کو اپنا حصہ قرار دیا تھا حضرت شیخ احمد کی صاحبزادی تھیں۔

شیخ سعدی شیرازیؒ کے عالم بیداری میں ملاقات

فرمان تھے کہ جب میں آگے سے میں تھا ایک دن مرزا محمد زاہد کے درجن قادیان
 ہو کر رہیں کہا تھا ایک کسی گل بستر راستے میں آئی میں اس وقت شیخ سعدیؒ کے
 اشعار کہتے بہتر فرمودہ تھا اور ایک کیفیت طاری تھی۔
 خزانہ دست پر گئی معرفت علی است
 جو سرخس ہر دم بخوابی بیدار است
 ستوی ہنوتے دل دل از عشق طیر حق
 علی کہ دکان ز سبب جات است

ملاقات سے اس وقت کے عہد میں میں آ رہا تھا میں کی وجہ تھے زائقہ منظر
 تھا ناگاہ ایک شخص حضور شیخ صاحب آئیں چہرے کی ہر پہلی جانب سے آواہ کیا۔
 علی کہہ دیا کہ تیرا بھائی جات است۔ میں نے کہا کہ ایک شخص میرا بھائی ہے میری
 گنتی زخمی پریشانی کو میرے دل سے دور کر دیا۔ اس کے بعد میں نے ان سے کہا

ملاقات سے بعد وہ ایک خط لکھا کہ حضور شاہ کے پاس۔ اور ان کے پاس
 حاضر ہو کر فرمادے کہ آگاہ ہے۔ اس وقت قادیان سے قریب تھیں اور ان کے ہمراہ
 کہ جب وہاں آئے وہاں سے ملے ہوئے تھے۔

کی نصرت میں پان پڑی کیا۔ انھوں نے قسم کیا اور فرمایا کہ اس صحریہ وادے کی ثنوت
دی جا رہی ہے جس نے کجا نہیں دیکھا کہ وہ ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں پان
پڑی کھاتا ہوں میں نے کجا اب غریبیت کی رو سے پان سے پرہیز کرنے میں باہریت کیڑا
ہے جو بات وہ اس کو بیان کیجئے تاکہ میں پان سے پرہیز کروں انھوں نے فرمایا کہ ان
باقول میں سے کوئی بات ایسی ہے جس میں کھانا نہیں ہوں۔ پھر میں نے عرض
کیا کہ اگلے صبح چنانچہ میرے لئے کجا میں جلدی جہاں ہوں انھوں نے کہا کہ میں
بہت زیادہ تیز رفتاری سے چلتا چلتا ہوں یہ کہہ کر انھوں نے اپنا تمام اٹھایا اور گل
کی انتہا پر رکھا میں گویا کہ یہ وہ سنگ ہے جس کے آواز کی کہ اپنے نام سے آگاہ کیجئے
تاکہ میں احوال قیاس کروں جو اس پر فرمایا کہ یہ میری غیبت ہے۔ رحمتی اسی
فیض کو کہتے ہیں،

تعلق آباد و رہی کی ایک قبر | فرمایا کہ تھے فضیلت پر تو اندھا
تے قصہ سفر و سیر، اس حال میں

معاہدہ حق پر کھانوں سے تھے عزیز زاد و گویا سلفہ سے۔ بیٹھے تھے اور ہلکے گویا ہوں
عشر و شکر تھے ہوتے چہرے تھے کہ وہاں ایک کھانا تھا۔ ان کی کھانوں کو دیکھتے تھے اور ان
پر دیکھتے پان آواز کو کھانوں کے تھے کہ وہاں وہاں وہاں میں صبر و شکر تھے ہلکے ہلکے
فرمایا۔ اور اوقات اسرار و ہیچہ گنتی کو کھانوں میں،

کر یا کہ ان کے پاس زور و اثر کا کوئی استعمال نہ تھا اور وہی سے مل پڑے ان کے
ساتھ بہت سے خفا بھی ہو گئے۔ میں نے اور بھی ان کو انصاف کیا اور جنہوں نے
جمع ہو کر یہ طے کیا کہ ان کو واجب و باہیات میں پرہیز میں ان کا دل میں کچھ نہیں تھا
وہی کہ میں میں میں ہو گئے جو صاحب بیت تھے تو کچھ بھی ایک وقت کے سائے کے پیچھے
آئے تب سب سامنے ہو گئے اور میں ان کے کچھ بڑے کی مخالفت میں مانگا رہا میں نے کسی
اشارہ میں قرآن مجید کی چند سورتیں تلاوت کیں جہاں ہر ذرہ کی ہر چند قرعہ نہیں کھٹے
ایک قرعہ کے کھٹا کہنت ہو گئی کھٹا کہ میں نے قرآن نہیں سنا تھا اور ہی نہت کے کھ
آج سنا ہے میں قرآن مجید کی قرأت کا سب سے شوق ہوں اگر قرآن مجید اور پر صو
تو قرآن اس میں لگا میں نے پھر تلاوت شروع کی جب پڑھا کہ کاش میں ہو گیا تو اس نے
پھر اندھا مال کر کے اور پر صو میں نے تیسری بار پڑھا۔ اس کے بعد صفوی جہاں صاحب
خواب میں وہی صاحب قریب ہوا اور میں نے کہا کہ میں نے ان صاحب کھانوں میں
قرأت کیا انھوں نے قبول کیا کہ میں نے بار بار انہیں سنا ہے کہ میں نے فرمایا کہ ہوا ہے تو
شوق الہی دانی ہے کہ ان سے کہیں کہ اس قرآن کے زیادہ چھ میں جہاں صاحب بیاد
ہوئے اور مجھ سے خواب میں ان کہا میں نے اس سورت قرآن مجید زیادہ پڑھا میں نے اس
صاحب قریب سے انتہائی سرور و شادمانی کیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ خیر الخیر
میں نے اس صاحب سے عالم فزاع کے واقعات کو سنا لیا اس نے کھانا
میں دھری قرآن کی کو کچھ اصلاح نہیں دیکھا اور اپنا حال بیان کر دیں گا وہ ہے کہ

جس دن کے میں دنیا سے منتقل ہوا میں نے کئی کتاب و خطاب پڑھا اور جیسا دیکھا اگرچہ
سیت زیادہ دیکھتا ہوں کہ وہ تمام گنہگار ہیں۔ میں نے کچھ کچھ سمجھ کر گھر آ گیا کہ برکت
سے تم نے نجات پائی؟ اس نے کہا کہ میں دنیا میں ہزار برکت لکھتا تھا کہ دنیا کے تمام
دعوت مند مجھ کو روک لیا کہ اور دعوت دہندگان کو روک دیا میں نے کئی برس سے اس کے ساتھ
ہو جاؤں گا۔ اگرچہ تمام عمر برکت حاصل نہیں ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ اپنے
خفیہ ہر کام سے میری سب سے بہتر برکت دی اس کی برکت سے کچھ ہر گز گشت

منطق طبر کا اوراک

فرات تھے ایک مرتبہ مسلمان کے آخری مخالفین
کے بعد ایک چاندنی گزہروں میں
آئی اور اس نے مجھ سے کہا کہ اگر ایک جہت میں
میں ہیں ایک صاحب فرما دیں ہم کے تھے
وہ تھا ہی ہر اس چرچانے کہا کہ کھٹ ڈھاکہ
اور اس کے بعد پھر وہ چڑھا آئی تھی یہ ایک
میں لگے اور وہ سوجھنے کے متعلق کیا

میں آٹھ ماہیں قاضی شہر کے پاس گزارا کرتے اور انھوں نے شہادت دی کہ میں نے چاند حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے فرما سے منکر کو مٹانے والی دعا پڑھا۔
 دعوہ کی کیفیت معلوم کیا، فرمایا کہ اس کی آواز تو پرزوں کی سی تھی، دیکھ کر لوگ

کہ اور اس میں اس کے لئے عظیم الشان کھوت ہے اس کا اور ایک ہوگا

جانشین

خدا کی عقیدہ بندی

فرمانے کے لئے کہ ان کے لئے جو کہتے ہیں کہ ہمارے خدا کا
بھائی ہے اور ہم سب ہیں گناہ گار تھے۔ لیکن اگر
پہری کو اچھو کر مرنے لے۔ اس وقت ایک منزل میں آدمی کی شکل میں شکل ہو گیا۔
آج پہری چاہا جب اس سے ملے جس وقت وہ انہوں نے دریافت کیا کہ تو کون ہے تو ان
نے کھنکھاتے ہوئے جواب دیا کہ اس سوال سے کیا فائدہ ہے جب تک کہ وہ ان سے دعا کرتا تھا تو وہ
دعا سننے کے لئے آتا تھا۔ فرمانے کے لئے کہ ایک عربی نے کہا ہے کہ میں ہمارا چاہا تھا
تو ایک میں تو تھے پر ہمارے کہہ کر چاہا تھا۔ لیکن ہم اس سے دعا کرتے ہیں کہ
کی ترقی اور بہت کی میں نے بیان کر دی۔ جو بات اس کو یاد رہی تھی اس کو
دراوردہ رہا۔ لیکن اس میں ایک کتبہ تھا۔

فراغت مومن

[illegible]

۱۱۰ نہایت ہے کہ ایک شخص فقیر، دھمکے لگتا تھا، پڑا ہی درندہ صوم بوتا تھا

کے صاحبزادے اور حضرت شاہ ولی اللہ کے ہاں میں حضرت شاہ عبد الرحیم تھے
ان دونوں کے نام اسی لئے علامہ اقبال نے لکھا ہے ۔۔۔ دونوں کا درجہ بہت
میں ہے ۔

(۱۰) حضرت شیخ عبد الوہاب بھٹی آپ حضرت شاہ محمد غازی بھٹی کے تلامذہ
اور حضرت شاہ ولی اللہ بھٹی کے چچا زاد بھائی تھے ۔
(۱۱) شیخ محمد سبط عینی ۔

(۱۲) شیخ بدیع الدین بھٹی جامع طوالت شاہ عبد الرحیم
(۱۳ و ۱۴) شیخ نصیر اللہ ولد ادیب ۔ یہ دونوں حضرات بھی حضرت شاہ عبد الرحیم
کے خاص اصحاب میں سے تھے جس کی ایک کتابت سے واضح ہوتا ہے ۔ یہ علوم زہد کا
کوہ و دونوں بزرگ کہاں کہتے دلتے تھے ۔

حضرت شاہ عبد الرحیم کو تالیف تصنیف کا زیادہ شوق نہیں
تصنیفات
میں ہیں۔ سالہ آگیا با دگار میں ۔

(۱۵) انھیں صاحب ۔ جو چند کتابت کا مجموعہ ہے ۔ حضرت شاہ ولی اللہ
ان کتابت کے جامع ہیں ۔

(۱۶) ارشاد رحیمہ ۔ جن تصنیف اور رسالوں میں ایک نمبر، جلد و مال

۳۔
(۱۷) حضرت شیخ محمد الدین شملی کے ایک رسالہ تصنیف کا درجہ مذہب میں

تھا انھیں زبان میں ترجمہ کیا ہے جس کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے
والہ سے سبقاً سبقاً پڑھا ہے اور جس کا ذکر انھیں اہل علم و ادب میں کیا ہے ۔

آگر عمر کے چند نکات اہل سنت
اشوال و مسائل میں حضرت ابن ابی شیبہ
جاہلوت کے کتب جات میں برکتی ان آیات میں حضرت داؤد علیہ السلام میں جا کر کچھ علم
دیا کہ قبول ہو گیا وہی جاہلوت کو اس کی تکلیف انت کہوں اور بھی فرما کر کہیں کہ
تک اس بات کا خاص خیال رکھنا ۔ اس وقت تک کہ وہ کسی شخص کا بارہ معلوم نہ ہو
تھا ۔

اس سخت مرض سے چند روز میں انفاق ہو گیا اور غسل صورت بھی کر لیا گیا ۔ تین ماہ
بعد مرض بھر پور آیا اور کچھ عرصے بعد وفات ہوئی یہ معلوم ہے اگرچہ اس کی تصدیق
نہ تھی ۔

حضرت شاہ صاحب ایک تمام پختہ فرشتے میں کہ حضرت ابن ابی شیبہ
کو پہلے در صاحب فرشتہ ہو گئے تو اس پختہ فرشتہ کا کہتے تھے کہ وہ انت ظہور و اعلیٰ
ہوں گا اپنے صاحبان خاصہ کو کہ وہ فقیر بختہ مرتبہ و ذات و حق کو حاضر محفل کا مکرر
ظہور کی خاطر بھی نہ آوا کر لائیں ۔ انھیں اہل علم میں ہے کہ ان آخری قیام نہ کی میں
ایک روز حضرت ابن ابی شیبہ سے اور مولانا آثار محمد تاجی مکتبی سے اور شاہ غلام
دجلہ صاحب مکتبی مکتبی لکھا تھا اس کی کاپی میری مدد علی خوشی کا باعث ہوئی حضرت
مکتبہ اہل علم و ادب میں ہے ۔

کر دی تھی۔ اراہیں نے آپ کی زبان مہارت سے سنا ہے کہ میں نے جو کچھ پایا
اور وہ کچھ دین کی بدولت پایا۔ ہر روز سورہ مزلے لکھا وہ مرتبہ لکھتا تھا۔
سورۃ اخلاص کا ہر کلمہ لکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس صاحب کو سچا کرے۔
نیک امیری اپنے بندوں کے قلوب پر رحمت و احسان کی طرف متوجہ ہو جائے۔

۴۲



ملفوظات

حکمت عملی اور آداب معاشرہ کی تعلیم
حضرت شاہ ولی اللہ
مقام فرماتے ہیں
اس حضرت صاحب

روز اللہ علیہ اس فقیر کو اپنی مجلس مبارک میں حکمت عملی اور آداب معاشرہ کی تعلیم
کچھ نصیب دینے دیتے تھے اس سلسلہ چند باتیں جو میرے حلقے میں باقی رہ گئی ہیں
یہ ہیں :

۱۔ فرمایا۔ کو اپنی مجلس میں کسی قوم کی دیکھی جانے کے لوگوں کی اہم گزرائی
وہاں کہ وہ سب دلتے ایسے ہوتے ہیں اور جناب اللہ تعالیٰ ہوتے ہیں انھوں میں کوئی
اور رسولوں میں بغیر اللہ ہے۔ عقل ہے کہ جاری مجلس میں اس قوم کا حال دیکھنا
کا حمایت کرنے والی موجود ہو۔ اس کو بہت ناگوار گزرتی اور مجلس گذر ہو جائیگی
۲۔ فرمایا کہ تھے کہ دغا افروز اور ملاحضرت اہم گزرتی ہیں بات میں نام میں
زبان پر دانا جو اس صفت چھوڑ دو، اگرچہ وہی نصیب ہو، لیکن نہ لوگ (ایک دم) اس

بات کا انکار کریں گے اور جتنے پیدا ہو جائیں گے۔

(۱۳) فرماتے تھے۔ کوئی شخص عام میں کسی خاص شخص کا نام بگڑا کر حق اور برصحت نہ لیکھا جائے۔ (امام ابی حنیفہ کا کہنا)

(۱۴) فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا لباس اس کے اندر کی صفی اور نکال پر عطا فرمادینے والا ہے۔ چاہیے۔ اگر وہ عالم ہو تو علم کا لباس پہنے اور ان کی کسی زندگی بسر کرے اور اگر پیش چوڑا لباس اور درویشی زیب تن کرے اور وہ دنیا کی طرح زندگی گزارے۔

(۱۵) فرماتے تھے کہ عبادت و عباد پر کسی کا خصوصی دخل ہے کہ مومن کا رہنما اس طرح مومن سے انہی مسائل جو ہفتہ پیش ہے کہ خدا اس کے مرنے کی کیفیت معلوم ہو جائے۔ ابتدا جب کوئی شخص مرنے کی عبادت کا خدا کے قیام و جہاں چاہیے کہ مومن کو قیام عطا کر دے اور وہ بلا جہاں بلا کسی سے کفایت مزاج معلوم کرے، یہی جہاں ہے جہاں کہیں وہ صفہ فوت ہو سکے۔ یہی حال نوریت کا ہے اور یہی کیفیت مفاد حق کہ وہ ان صفہ میں بھی پیدا ہوتا چاہیے کہ مومن کو حق پر ہونے اس کو نوریت سے ہر ایک کے ذریعے اپنے جہاں جہاں ہر ایک سے مطلع کرے۔ اور جس کی سزا دین کی ہے اس کو بھی مطلع کر دیا جائے کہ جہاں سزا دین کی سزا دی گئی ہے۔ فرماتے تھے کہ مومن اور مومن ان حالت میں عبادت و نوریت کو توڑا نہیں جس میں خدا ان کے دل جڑے اور ایک سے پیدا ہوئے کہ نہ نظر اور نہ فکر رکھا گیا ہے۔ ان سب حالت میں سزا ہی ہونا چاہیے کہ صاحب ممالک کو اپنے کام سے مطلع کر دیا جائے۔

(۱۶) فرماتے تھے کہ اگر دو لوگ جو دیکھ کر مرنے میں تم سے کم ہیں اور تم محبت دینی کی بنا پر ملکہ سلام کرنے میں ابتدا کرتے ہیں، تم میں سے ایک کو اللہ کی نعمت نہیں سے نہ نجات دے گا اور اللہ کا حکم ہو گا۔ ایسے لوگوں سے غزوہ پیشانی کے ساتھ پیش آنا۔ اور ان کے حال اور مرنے کو دریافت کرنا۔ یہاں اوقات جہاد اور ان کی صفات کی ابتدا ہے کہ ایک کو ان کی حیثیت نہیں جو عام کی نظر میں بڑی چیزیں جانتا ہے اور وہ اس صفات کو بڑی حیثیت دیتے ہیں۔ اگر وہ اپنی طرف جہاد اور ان کی صفات میں نہ دیکھیں گے تو بہت بوجہ ہو جائے گی۔

عبد ملک دلیہ نیز جو مینو اس غلبہ

نواں دریں حال و تفسیر کی گفت

یہی ہر مکتوب ملک دل ایک اپنی اوقات کے خواص خواص سے ملے ہیں اس حال میں خیراں نہاد بہت کتابیں کہتے ہیں اور ان کی صفات کی رحمت بھی گوارا نہیں کرتے اور ان کو اپنے نظر انداز کرتے ہیں۔

(۱۷) فرماتے تھے۔ کہ یہ بات صحابہ کبار میں تمام وغیرہ میں کسی مخصوص چیز کی عبادت و اولیٰ لیا جائے۔ جب تک وہ شخص میں دشمنی نہ ملے اس حالت میں نہیں دے گئے۔

(۱۸) فرمایا۔ صحت و صحت پہلے جتنے میں ان کی محبت، ان کی ہمتی و کبر جتنے جہاد ہی بہت ان کے دل میں جا کر رہا ہو جائے گی پھر کسی حال میں، اور محبت تھے

نسبتہائے طرق
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ
حضرت ابراہیم کی زبان سے بار بار خلوت میں یہ
مناجات کہ حضرت شاہ عبدالعزیز علیہ السلام سے جو نسبت ہم نے بالی کچھ وہ صاف قبول ہو چکی ہے
اور حضرت خواجہ غفر اللہ سے جو نسبت ہم نے کی ہے وہ غالب قبول ہو کر رہی ہے اور وہ
نسبت جو کہ خواجہ محمد حسین الدوبینی سے ہم نے حاصل کی کہ وہ جو مشق سے نزدیک قبول نہ فرما کر
سہارا اور صفا کی نسبت قریب رہے۔

بے جہمہ و باہمہ | ایک شخص نے حضرت عثمان سے دریافت کیا کہ اہل
 قونول کے دربار میں کس طرح زندگی بسر کیا جاتا ہے تو فرمایا
 اس طرح کہ جو کسی نے ہم بھی ان میں سے ایک ہو، اپنے آپ کو اتنے سے ڈر اور ہتکار
 رکھو۔ پھر اس نے سوال کیا کہ اشرفیٰ ملک پر مجھے کون کیا طریقہ ہے اس
 لیے کہ اس پر ملو کہت ہوگی۔ فرمایا: وہاں آٹھ سو چھترہ ہزار آٹھ سو تیس
 اویسہ سو سو روئے ایک کہت ہے جس میں بیس ہزار روئے حضرت عثمان علیہ السلام
 کے قریب سے قربانی کا اور جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کتنا بڑی کار و بار اور کتنا مشکل
 میں مشغول رہا کہ بھی عثمان و مصلیٰ اللہ تعالیٰ کو دولت بہت حاصل کر سکتا ہے تو آپ
 نے ان کی چنداں ضرورت نہیں۔

ایک لطیفہ حضرت بیتان ایک مرتضیٰ کنی تھا، اس کے بھرا سفر کر رہے تھے ایک چلی اور وہ اس چلی پر قربت و دوستی سوا رہتے

تھے۔ ایک فریق لشکر راہ میں اپنی بارگاہ سے زیادہ سواری پر اجسرت اینٹھاؤ
نے جو خفاجا بدول میں ہے تھے، ایک شخص سے فرمایا کہ کھلی کے سواروں سے جیت
مگر کہ بعد از ان غزوات بے شرفی و انصاف کو، انھیں توفیق اور برسرِ کارگی
سجوت فرمایا ہے، یہ کثرت کیا ہے جس میں ہے، یا کھلی جس میں تھکے کام لگے
اور جرت ہے، یا سخت عزم کیا کیا سپاہیوں بے شرفی و انصاف کے بعد شروع ہوئے
و سپاہیوں بے شرفی و انصاف کا ذکر کرنے سے جواب میں ایک علی لطافت پیدا ہوئی اور
عذر ملتے رہے اور فرمایا میں تو گناہ

حضرت شیخ اکبرؒ کی عظیم و بزرگیم | حضرت خواجہ عبدالرحیمؒ قادری
حضرت شیخ محمد اذن الدین
عراق کی بہت عظیم کتب خانہ اور فرائد کتب خانہ تھے کہ ان میں اگر چاہیں تو نصف عالم علم کی
بہرہ فرما سکتے تھے۔ اس کے تمام مسائل کی آیات و احادیث کے ساتھ ان تین کتب خانوں
اور اس طریق بیان کو کہ کسی کو کوئی شہزادہ ہے "الجبہ و صحبت و درویشی" خصوصاً کسی
بہرہ فرما سکتے تھے کیونکہ اکثر اہل زمانہ اس ملک کو اپنی طرف متوجہ کر سکتے تھے اور اس طرح
احمد رضاؒ میں نمودار تھے۔

چند ملفوظات

شیخ محمد دکن پھلانی نے حضرت خواجہ عبدالرحیم کے ملفوظات میں سے کچھ افہامیہ جیسے کہ انہوں نے

میں ان میں سے چند جگہاں نقل کرتا ہوں۔

پسندہ ذات اس قریب محبت کی وجہ سے ذہن پر لاگو دلچسپ الوجہ کی طرف مائل
 ذات پر اثر انداز نہیں ہے۔ **قاری** اللہ تعالیٰ بقول: جب تم نے محبت
 محبت دوسرے جسم کے ساتھ لگی تو مشہور قول عن عمر بن عبد العاص: **لَا تَقْرَبُوا**
الْحُبَّ حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا
كَأَنَّ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا
كَأَنَّ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا كَأَنَّ بَيْنَهُمَا

[illegible]

ہم نے شیخ کو بھیج دیا، اسی خاکری کوئی کتاب لکھوں، جو اس پر کفر نہ

[illegible]

ایک مقام پر فرما گئے ہیں۔ برادشاں محمود شاہ عظیم اور دو تواریکٹ
کو اس دور میں درویش کی جانب سے اسلام قبول کرنے پر کوثر گزینہ کا قائل۔
نظر آج بھی وہ اس کے حصول کی کس تمام کراہا جائے عبادت میں سعادت ہو اور
خیریت دینے لگاری میں شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت اور
عقیدے پہنچنے تھے جو سید مرتضیٰ باقری سے عبادت کے نام سے جاری ہے۔
چیت دنیا از خدا خالی ہے۔ نے قاضی و حق و دولت و ثروت و مال
دنیا کیا ہے؟ و نصرت خالی ہے۔ یہ کچھ دھوکا دہی اور فریب و گمراہی ہے۔

شیخ نور محمد صاحب کو ایک مکتوب کے انھوں نے لکھ دیا ہے۔

ختم دھیت انکا بادست یا بادست دہر پر جو بادست دہر کھست نہ کھست
یعنی انور دست جو یا بادست جو اسی کے علاوہ جو کچھ بھی ہو غیبک و غیر

عبد اللہ اور انکی طرف سے عبادت ہے۔ عرقہ قادریہ ہمیشہ کے مشائخ و عرفات
کے ہم چھتے تھے جو دولت الہی سے اپریں بھر گئے کچھ جانی گئے۔

اپنے ایک مرتضیٰ عبد اللہ کو تفریق سے میں عبد اللہ و اخوانہ بارہ مرتضیٰ ان
بیرہ مشائخ یعنی اللہ میں آئے اور انکی اہمیت اور آگاہی جو تھانے تھیں انکا
پرچم تھانے تھانے جو دل آگاہ کیسا چاہے وہ دل جو آگاہ کا ہندو۔ اب
تین سو لاکھ اب خدا اور مولیٰ اور اب اس حق خدا جس نے انکی عظمت
و عبادت کر کے اور ان کو اللہ کے حکام پر پیش کی۔ اہم ہمت دینے کی گھڑی
میں انکی سوز و گونہ اس خیال سے کہ محبوب دلت کو میں میرا پیش منسل و مشعل
و سوز و گونہ دل سے میں لے لے اہم و صورت جب کسی قدر عبادت کو بکھتے تھے
اچھے ساتھ میں کو سوز دینے میں اس خیال سے کہ شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دست عبادت کو لگا جو تھانے جب میں چلے گا تو انکیں میں میں کی تھانے
یعنی میں تھانے انھوں سے بھگت اور سوز و غم میں چلے گا۔ انکا ہمت میں
دلت کے کو لاکھ انکی کا لڑ تھانے لگا و بیسوت سے لپک جائیگا اور میر تھانے
اور انکی تفریق تھانے گا۔

شیخ محمد مجتبیٰ کو ایک کتاب میں راقم فرماتے ہیں۔

..... جس کے درون سدا ہی حالت میں اگر سوز و گونہ ترقی دلتی آدا
خدا سے میں ہے۔ میں چاہے کو لاکھ میں مختلف کے ساتھ آگے اور کثرت کیفیت

نسبت کی زیادتی و اضافہ کی ہو پوری کوشش کی جائے۔ اگر عرقہ میں
صورت جو ہمت تھانے اس کا حق اور ذہن کا بھرقی اشتغال اور آواز سے ہمت دلتی
ہونی چاہیے اور یہی صورت و صورت کے ساتھ ہمیشہ نسبت کی جانب متوجہ رہا جائے
..... یعنی وہ حال کا سوز و گونہ و عبادت طریق سے جو اصولی چنگا دے جو اس فقیر کو
اتھا رہو تھانے میں ان کی آواز میں صورت بہت "میں چاہیے" اور ہم لپکنا۔
میں اور وہ اہم ذکر میں حال میں تھانے ہم عالم مخلوق خدا کو میر ترقی تک ہمت
یعنی جو تھانے میں اپنے نفس کو میں بھگت و تھانے دینا۔ اور اگر اللہ اور خلق اللہ سے
واقعہ کا سوا۔

شیخ محمد مجتبیٰ کو ایک دستہ کتاب میں فرماتے ہیں۔

..... اگر وہ اپنی طرف کر لے لی کوئی چیز میں ان کی سے میر تھانے آگاہ کو
ہے اور سوز و گونہ میں تھانے..... اہم تھانے تھانے کہ لٹانے وقت کا
میں سوز و گونہ میں تھانے اور سوز و گونہ کے ایک لٹانے کو میر تھانے میں تھانے
جو ہے الوقت شیعہ قابلیت میں کامیابی تھانے جو اس کو بند کر دے۔ چاہیے کہ
و میں اس طریقہ جو کہ آگاہی میں ہے اور لٹانے لٹانے جو سوز و گونہ و ہمت میں تھانے
میں ان کی حالت نکالت کریں۔ مرنے، سبب بد و دلیر سے ایک لٹانے میں تھانے۔

ایک خاتون صاحبہ کو کہ فرماتے ہیں۔

بعد سلام و اذیت ہو کہ اپنے اوقات عجز و کثرت دیکھا۔ میں میں تھانے نہ کر لے اور اپنے

انسان نفس کا جو دارق حصار ہے اس پر

۵۔ ہر ایک قسم کو سیر و ازہر و گہریت
منہنہ کاں خزانہ دی دریاں گاہ

دعوت کا جو شخص بھی گزرتا ہے وہ اس کی توثیق ہے کہ ملک عالم کا خراج انکی قربت ہو
وہ سب دیکر اس خراج کو ان کی دستانوں پر دے دے اور حال باجمہر مجلس ہو

میں جانتے، مختلف سے قریب ہونا کھانا کی صورت میں ہونا اور اپنے اوقات کو نکال دیتے۔

یہی حکم بنی صلیب کے لئے دیا گیا تھا جس کی غفلت سے رکھالہ اور بھنگور تیار ہو گئے۔

اس کے اندر نظر کرنا اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات اور احوال سے مختلف الشریعہ میں اس کی نسبت
کی کائنات کو دیکھ کر وہ خود کو اپنی مخلوق سے جدا کر دے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

وہی..... دیکھو انور، اکثر ان وجوہات اور وجوہ نسبت باہمی حاکم کہنے کے نتیجے میں مذکورے باتیں اس لیے کہ ان میں ہر شے ایک بات میں۔

والله اعلم بالصواب
الغفر له الله عز وجل
الغفر له الله عز وجل
الغفر له الله عز وجل

و نه چاره ای جز آنکه در این کار خود را وقف کند و در راه حق جان و مال خود را فدا کند و در راه حق جان و مال خود را فدا کند و در راه حق جان و مال خود را فدا کند

1. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

ضَمِيَّةُ

زندوں سے

بعض اہل قبور کی ہنگامی

11

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی

فی حقیر کے ہاں وہیں کچھ لکھا جا چکا ہے کہ اہل علم کی نظر میں جو کلام اور ان دونوں
ایک ہی کہانی کی دو جہان خود ہی ان کی سمجھ میں نہ آتا ہے۔ تفصیل خاص میں یہ بھی لکھی
ہے کہ ہر کتب صورت حال میں یہ سبکدوشی کے اہل مکتفیان و حدیث میں ہاں وہیں
ساکت میں۔ اور پھر اگر خود ہی ہیں کہ حدیث قرآن و حدیث میں وہیں لکھی کہ
نہی کی طرح یہ کہانی ہو کہ جو چاہے کہ ایک جہت سے ان کے خود بھی ہو اور خود میں
انت کے فقر اور ان کے جسے اسے اور قرآن و حدیث میں اس کو اس نے بیان نہ لیا
کہ جو کہ انت کے ہم اسم و جہو کے کہانتے وہاں تک اور ان میں جو وہیں سے ان کے
نے کسی جگہ کا خود وہ اس طرح کی کسی اصلیت سے اس کے قرآن و حدیث میں ان
دفعہ لکھی ہو۔ خود حضرت شامہ اہل شہر جو انہیں جہت سے ان کے ہاں وہیں حدیث
وہیں کہ کہ انت کے جسے اس کے کہ اس کا خاص میں بیان فرمایا ہے۔

اور یہ بات نہیں ہے کہ حضرت میں
میں جس کے یہاں حاکم کی کیا
ہو اس کی معرفت اور اس کی دراک
نہیں کہنے کی ضرورت نہ ہو کہ حضرت
ابراہیم کے کہ اس کی معرفت کی ضرورت
میں اس نے بیان نہیں کیا تھا
کہ وہ ایسا نبی اور ایک حضرت

نیز فتح المصلح علی اس موقع پر عطا ہوئی جس نے وہی پہلی کلام نقل کیا گیا ہے جس سے مسئلہ کے مختلف بیرونی اور داخلی طرفوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ خاص کر اس خبر کا جواب بھی مل جاتا ہے کہ قبر میں تو صوفی ایمان اور بے ادعا افراطیون جوتا ہے عورت اور بھی عام طور سے زیادہ مدت تک صیغہ سلامت نہیں رہتا اس سے سماع کا ایک امکان ہے۔ ذیل میں علماء کا کسی کے اس کام کا صرف حائل اور ضابطہ بیان کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ اصوات کے لئے سماع فی الجملہ بہت ہی اور اس کی ہر قسم کی برکتی ہیں۔ بلکہ کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنی خاص قدرت سے جسم میت کے کسی حصہ میں روح قبر میں دفن ہے سمیٹنے کی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ وہ زمین کا سلام اور اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ اس کو سلام پہنچا دیتا ہے اور یہ بات کہ وہ میت تمام مومنوں کی صفی کے نیچے دفن ہے اور اگر وہ میت تھکے کے لئے کوئی تھکائی نہیں ہے اور اس کا جسمانی نظام ختم ہو چکا ہے اور اس کے جو زندہ ملک الگ سے چلتی ہیں اس سماع میں سماع نہیں ہوتی رنگینہ اس سماع بعد الموت کا بیان جیات دنیا کے سماع کے مقابلہ سے مختلف ہے۔

دوسری خبر اصوات کے سماع کی یہ جو کچھ ہے کہ سماع پر وہ درست میت کی نذر کوہ تا ہے اور میت کے جسم اور اس کے کسی حصہ کا اضافہ

اس سماع سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، لیکن چونکہ میت کے مرنے والے کے کسی خاص حصہ کے ساتھ اس کی نذر کا کسی قسم کا تعلق ضرور رہتا ہے جو رحمت میں جیات دنیا والے جسم و روح کے تعلق سے مختلف ہوتا ہے اور اسکی صحت اور ذہنیت میں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اس نے جب کوئی آدمی صاحب قبر کی زیارت کو آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اگر چاہتا ہے تو اس کی نذر کو اس وقت سننے کی صلاحیت بخش دیتا ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ میت کی نذر ہرگز اور ہر وقت سن سکیں اس لئے اصوات کا یہ سماع اور اس طرح ان کے دوسرے اصوات اور اس کا تعلق بھی اس نظام عالم کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت میں۔ اگلے حصہ کو ہی فرماتے ہیں کہ کچھ دوسری خبر میرے نزدیک واضح ہے۔

اسی مسئلہ سماع موتی کے بارہ میں حضرت مولانا محمد باقر عظیمی کی ایک تقریر میں ان کے ایک خط کے حوالے سے فتح المصلح کی اس بات میں نقل کی گئی ہے جس کا مائل یہ ہے کہ۔

مردوں کا نذر کی کوئی بات مفروضہ اس طرح نہیں ہے جس طرح ایک زندہ آدمی دیکھ کر زندہ آدمی کی بات سمجھتا ہے، ہر حال میں یہی حالت

میتا ہے اور ہم زندہ کو اس کی قدرت ہے کہ زندہ بات چاریں اور

الحی، مستخبرہ
صفت

کو زندہ کی زیارت کا خیرہ
ہوئی جو اور ان کو اس سے بہت

اور واقعی ہوتی ہے۔

اس کے بعد ابن ابی الدینا کی تحریر کے تحت جو میں اور محمد و انارہ و انوار
اس کے تحت میں نقل کیے ہیں اس کے بعد فرماتے ہیں۔

و یقول فی هذا قصیدۃ المسلم
عندہم و اقراؤ لولا انہم
یشعرون بہ لہذا صوح شعیبہ
و انما فان الخیر و انہم یصلون
بجوارہ من دارہم یصلون یقال
دارہم انہم یصلون من الدارۃ
و انہم یصلون و انہم یصلون
انہم یصلون انہم یصلون من
لا یصلون و انہم یصلون
یصلون و انہم یصلون
انہم یصلون و انہم یصلون
انہم یصلون و انہم یصلون

سلام علیکم اھل الدیور
من المؤمنین و المسلمین و
انہم یصلون و انہم یصلون
یصلون و انہم یصلون
انہم یصلون و انہم یصلون
انہم یصلون و انہم یصلون
انہم یصلون و انہم یصلون
انہم یصلون و انہم یصلون
انہم یصلون و انہم یصلون
انہم یصلون و انہم یصلون

(صفت)

اسی طرح شریعت میں اصحاب
قبور کو سلام کرنا جو حکم ہے وہ
بھی اس بات کی تفسیر نہیں ہے
کہ قبروں کو سلام کرنے سے کچھ
میں کچھ کسی ایسی چیز کو مشور
سے داخل بنائی جو سلام کرنے سے
اسلام حکم ہے اس کو مخاطب
کے داخل مخاطب فعل بات ہے
معاذک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے مسلمانوں کو اہل قبور
کی طرف و قبور کی زیارت
کرنے کو نہیں۔ السلام

عظیم کرم بھلی قدر یاد میں
 ان لوگوں میں ڈاکٹر ہیں انگریزی
 سلام جو تم پر ان لوگوں کے
 رہنے والے کو تو اور مسئلہ اور
 ایک ن ہم بھی تم سے آئیں گے
 انسانی رحمت جو ہم تم میں سے
 آگے جانے والوں پر اور جہاں
 جو پہلے والوں پر ہم اپنے لئے
 اور جہاں لئے اللہ سے ضرور
 حاجت کی دعا کرتے ہیں۔
 اور غلط ہے کہ اس طرح
 سلام کرنا اور جہاں کرنا ہو گا
 کسی کیسی جی جی کہ جہاں ہو
 سنی ہو اور گنتی ہو اور ان کی خطا
 ہو اور جہاں جی ہو۔ اگرچہ سلام
 کرنے والا اس کا جواب سن سکے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

والذاصلی الرجل لروبتا
 اور یہ کوئی آدمی ان مردوں
 متھو متاھد وہاں علما
 کے قریب نماز پڑھتا ہے تو وہ
 صلوٰۃ وخطبہ علی الناس
 اس کو دیکھتے ہیں اور ان کی
 کی نماز کا احترام کرتے اور وہ
 اس پر شک کرتے ہیں۔

اس کے بعد اس مسئلے کے بعض واقعات بھی نقل کئے ہیں۔ ان میں ایک فقرہ
 ابن ابی الدیہانی روایت کے سند کے ساتھ نقل کیا ہو کہ۔

شہور نامی ام قلاب بیان کرتے ہیں کہ میں خرام سے بصرہ کی طرف
 آیا ایک منزل پر میں نے قیام کیا۔ اس میں نے رات کو سو کر کے جا
 گئے۔ پھر میں نے اس ایک قبر پر جی میں نے اسی قبر کے لئے ہو گیا
 پھر میری آنکھ کھلی تھی (صاحب قبر نے نماز کئے ہوتے تھے سے
 کہا کہ تم نے آج رات مجھے ایسا بھائی دیکھی تھا اور اس طرح کے سنا
 میری ایسا کہ بھوت ہو اور اس صاحب قبر نے کہا کہ تم زندہ لوگ نہیں
 کرتے ہو۔ اور اس کے قیام کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ہم مردوں کو ہم کیا ہو
 عجز انہوں میں کھل نہیں کر سکتے۔ پھر کہا کہ وہ کہتے ہیں تم نے اس وقت
 پڑھیں وہ نماز پڑھا ہے بہترین۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے زندہ لوگوں کو
 ان کے اعمال کو بہترین دے۔ بہترین طوٹ سوان کو سلام پہنچاؤ۔ اور لی

و دعاؤں سے ہم سردوں کو بھاڑوں کی عظیم مقدار میں اتار دیتے ہیں۔
اس قدر میں صاحبِ قمر کے اظہار سے یہ ادوی کی حالت میں کلام کیا ہے
اور ان کے عمل پر اپنے رنگ کا اظہار کیا ہے۔
شیخ ابنِ اہم نے اس مسئلہ میں جو اوردین، انصاف نقل کئے ہیں وہ یہ ہیں
کی حالت کے بغیر میں بلکہ وہ بات حق کے بغیر سے ہیں، ان میں آخری واقعہ شہد
جلیل اللہ تا میں مطر بن عبد اللہ عمر شمس کا ہے۔ فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ صوفیوں میں ایک قبرستان کے پاس سے گزرا میں نے
دیکھا کہ وہاں ایک جنازہ آیا ہوا ہے۔ میں نے سوچا کہ یہ صبیحہ کون ہے
اس جنازہ میں بھی شرکت کروں چنانچہ میں اس بارادہ قبرستان میں
آگیا۔ پھر میں لوگوں کے پاس سے بہت کر ایک طرف آگیا اور وہاں میں
نے خود کشت نما پر ہی اور ادا دہلی اور خضر جی اس کے بعد
مجھے کچھ ادھکسی آگئی یہاں ایک قبر تھی جس کے دیکھا کچھ صبیحہ
مجھ سے کہہ رہے تھے یہ وہ رئیس زادہ ہیں طریقہ ہند میں یہ صاحب
نے کہا میں چنگیز آباد میں چلا ہے۔ اس صاحبِ قبر نے فرمایا ہم زندہ
وہی تھے کرتے ہوئے تھے کہ ہم میں ہے لیکن اہمال کے فائدہ خراب
کے بارہ میں وہ ہم نہیں جو جس کے بعد ہم کو حاصل ہو گیا ہے وہ بارہ
حاصل ہے کہ ہم یہاں کوئی لک نہیں کر سکتے جس لوگوں پر دیکھ گئے

ہیں پھر اگر مجھے یہاں ایسی کئی اور خضر ہی ڈیکھیں گے جسے کا شیخ
نے دیکھا ہے۔ یہی نہیں ہے بڑی میں قیصر کے لئے وہ دیکھیں اور کچھ
اور اس کے ساتھ ساتھ ساتھ ان سے بہتر ہو سکی۔ دعوت بن جلا
کچھ میں کہ اس کے بعد میں نے اس صاحبِ قبر سے پوچھا کہ کیا میں قسم
کے ایک دفعہ میں، انھوں نے کہا کہ خدا کے فضل سے میں مستقیم میں ہوں
سب کو اللہ تعالیٰ کا فضل نصیب ہے میں نے کہا اچھا بتائیے کہ کیا میں
کے وہ فوڈ میں سے بعض کوں جو، انھوں نے ایک فرقہ میں فرما
کہ کہہ کہ۔ میں نے اللہ سے دعا کی کہ اللہ اس قبو الے اپنے بندہ کو
میرے لئے بہر حال دے تاکہ میں اس سے کچھ باتیں کر سکوں۔ وہ اس قبر
سے ایک چھ ان گل کر میرے سامنے آیا اور میں نے اس سے کہا کہ میں
اور میں سے بعض میں، اس نے کہا کہ ایک میں است کہنے میں میں
نے کہا اس میں میں ہی میں آئے یہ چند مقام پر کو حاصل ہوا، کیا کچھ
عمر اور چھاتی سبیل اللہ اور دوسرے اہمال کی شرکت سے، انھوں
نے کہا میرے معاملہ یہ کہ کچھ دینی زندگی میں صاحب کو کچھ کسبت
سامانہ ہوا اور کچھ ان پر صبیحہ فوڈ میں، میں اللہ تعالیٰ کا بہت فضل
و کرم اسی کا صلہ ہے۔

شیخ ابنِ اہم اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

ان دو اہل کے زبان پر یہی تھا کہ میں جہاں ہمارا کھانا ہو چکا
 ان میں سے صاحب بن جابر کا انتقال ہو گیا، حضرت بن مالک نے ان کو خواب
 میں دیکھا تو انھوں نے دیکھا دوسری باتوں کے علاوہ ان کو یہ بھی بتایا
 کہ میں نے فلاں بیوہ دی سے مل کر دینار قرآن لئے تھے اور وہ بیوہ
 ہاشم بن سہیل کے ہیں، دیکھے ہوئے ہیں وہ اس بیوہ دی کو دے لئے
 جا رہے ہیں۔

حضرت کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں نے دل میں کہا کہ اس خواب
 میں تو بڑی تعلیم اور بڑا بیجا ہے، میں صبح کھڑا ہوا، میرے سینے میں
 نے قرآن "اور یا اے روح کچھ اس میں تھا اس کو نکالنا تو اس میں یہ قضا کی تھی
 میں میں دینار جمعہ نکالتے، میں وہ دینار دیکھا کہ میں وہی کچھ اس آیا
 اس سے پوچھا کہ اس سے قبل کچھ قرآن تھا، اس نے کہا کہ وہ سول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اچھے صوفی تھے تو کھانا اور میں نے انکو
 چھوڑ دیا یعنی پیرا اب کوئی دعا نہ تھی جو دعوت کہتے ہیں کہ میں اس
 بیوہ دی سے کہا کہ تمیں جاکر لے لیا کہنا دیکھ قرآن تھا یا نہیں، تو اس نے
 کہا کہ ہاں انھوں نے دینار قرآن لئے تھے حضرت کہتے ہیں کہ
 وہ دینار قرآن سے نکالے تھے وہ اس کے ساتھ ڈال دئے تو اس نے
 دیکھ کر کہا تھا کہ تم یہ تو مجھ سے ملے دینا میں نے کیا بات نہ سمجھ رہا تھا

پیر جلال حضرت بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ دینار حضرت
 صاحب کے خواب والے بیان ہی کی بنا پر اس بیوہ دی کو دے دیے، حالانکہ
 اس کو نہ تو کوئی اور قاضی ثبوت موجود نہیں تھا اور اگر صاحب کے اس
 خواب والے بیان کو نظر انداز کر دیا جائے تو یہی سہوہ ان کے فہم پر
 اور دوسرے شرعی دلائل کی حکمت تھی اور پھر نبوت کے ایک بیوہ دی
 کو ان کا دے دینا ہرگز جائز نہیں تھا، عیسیٰ حضرت بن مالک اور حضرت
 صاحب کے گھر والوں کو غایت کچھ قرآن کی مدد سے حضرت صاحب کے خواب
 والے بیان کا ایسا جھین ہو گیا کہ انھوں نے ان دیناروں کے بیوہ دی کو
 دینے کا قصد کر لیا۔

اس سے بھی زیادہ عجیب واقعہ حضرت ثابت بن نہیں بن شماس رضی اللہ
 عنہ کا ہے جس کو ابو عمرو ابن حبیب البصری نے سند کے ساتھ ان کی حاضرت ہادی
 کی روایت سے نقل کیا ہے، اسکا بھی یہاں صرف وہ ذکر کیا جاتا ہے جو زیر
 بحث موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔

ثابت بن نہیں رضی اللہ عنہ کو کہ یہاں میں شہید ہوئے یعنی
 اس جنگ میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
 دینی نبوت مسجد کعبہ اور اس کے لشکر سے حضرت خالد بن ولید
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کان میں لڑی گئی تھی، وقت وہ شہید

ہوئے فغان کے جسم پر ایک ست نفیس اور قیمتی زر جلی مسلول
 ہی کے لشکر میں کابلیٹ آدمی آگن کے پاس سے گزرا تو اس نے
 ان کی دو دروازہ کے اپنے قبضہ میں کر لی۔ لشکر کے ایک
 سوار نے ثابت بن قیس کو خواب میں دیکھا انھوں نے فرمایا میں
 قیس ایک وصیت کرتا ہوں، جسے انہوں نے تم پر خیال کر کے کہ
 یہ ایک بے حقیقت خواب ہے اس کو خارج کر دو، اگلے کھانچے سے
 کہ جس کی خیمہ گردیاں ہیں اور مسلول ہی میں سے ایک لشکر
 نے میری دروازے کی ہے اور اس کا خیمہ بالکل آخری کنارہ پر
 ہے اور ایک چھان بہرے کہ اس کے خیمہ کے پاس ایک گھڑا ہے
 جو بہت اچھا اور تازہ ہے۔ اس نے میری دروازہ کو اس طرف سے
 چھایا ہے کہ اس کے اوپر ایک بڑی ہانڈی الٹ دی ہو اور
 اس کے اوپر لگا دیا ہے، تم خالو بنو دیکھو کہ وہ کبھی کو بھیج
 کہ اس سے میری دروازہ کھولیں۔ اور جب تم میرے پوتے کو
 علیہ رسول ابو جرحہ بن شمس سے عرض کرو کہ مجھ پر امن اتنا خرمن
 ہے، اور میرے خلافوں میں سے خلاف خواہ آزار میں دینے میں
 ان کو آزار دگرتا ہوں، چنانچہ یہ صاحب جن کتابت
 بن قیس نے خواب میں یہ وصیت کی تھی حضرت خالد کے پاس

آئے اور ان سے زور دلی بات لی۔ انھوں نے آدمی بھیج کر خود
 کی کتابت ہی کے مطابق دروازہ کھول کر لی اور جب یہ صاحب
 میرے آئے تو حضرت ابو جرحہ کو حضرت ثابت کا خواب لا جو ہم
 چہ بچا یا حضرت ابو جرحہ رضی اللہ عنہ نے ان کی وصیت کے خلاف
 کا حکم دیا۔ (۱۷)

ابو جرحہ بن عبد المطلب اس واقعہ کو روایت کر کے کہتے ہیں
 کہ جانتے طور میں قیس کی کتابت بن قیس کے علاوہ کسی اور کی موت کے
 بعد نہ وصیت نافذ کی گئی ہو۔

(کتاب الزون ص ۲)

حضرت ثابت بن قیس اور حضرت صاحب بن جراح کے ان دو ذوق انھوں
 کے بارہ میں جو فقہ اور قانونی سوالات اٹھتے ہیں شیخ ابن اجماع نے ان پر
 بھی بحث کی جو اور ان کے عجیب جواب دیکھ کر کہنا وہ ہمارے ہمسایہ سے
 خارج ہے۔ ہمارے عقیدہ کہ ان میں کتابت کے جواب مشکل کرنے سے
 صورت پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی نصیحت سے کبھی ایسا نہیں ہوتا

اور نہ ہی اس سے درجہ ان کے سامنے آئے۔ (۱۸) صاحب بن جراح کی حرکت سے حضرت

ابن کی نصیحت سے بھر پور ہے۔ (۱۹)

ہے کہ مرنے اور وہ فوت ہونے کے بعد اللہ کا کوئی بندہ خواہ میں یا بھی نہ ہو
 دنیا رسیداری میں کسی زندہ صاحب راہ حایت سے کوئی بات کہے اس نے
 حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں حضرت شاد ولی اللہ رحمۃ اللہ
 کے نقل کئے ہوئے ان واقعات سے ذہنی غلغلہ و اضطراب کی کوئی بھیج
 پیدا نہیں ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ غما ہے کہ ایسا اللہ کے نزدیک
 میں تو اس طرح کے واقعات پیشا رہیں یہ سمجھئے یہ وہ چار واقعے ہیں
 اور تابعین کے صرف کئی تالیفات سے نقل کئے ہیں جو حضرات شیخ
 ابن حجر سے مسلک اور ان کی بھی بعض خصوصیات سے واقف ہیں امید ہو
 کہ ان کے ذہنوں میں اگر کچھ الجھنیں اس سلسلہ میں ہوں گی تو وہی ختم ہو جائیں
 گی۔

اس سلسلہ میں ایک نکتہ پر بھی قابلِ غور ہے کہ غنہ کی حالت میں چاروں
 ہمارے خصوصیات اور اداکات کا نقل اس عالم سے قطع ہو جاتا ہے اس لئے
 وہ سکر عالم والوں سے رابطہ قائم ہونے کا اور ان کی باتیں سننے کا امکان
 زیادہ پیدا ہو جاتا ہے، اسی کے خواجے ایسے واقعات پر بھی تعجب اور
 تامل نہیں ہوتا ہے سمجھنا چاہیے کہ یہ اسی کی حالت میں اس طرح کا معاملہ
 بالعموم ایسے ہی حضرات کیساتھ ہوتا ہے جو اپنے گرد و پیش کی دنیا سے قطع نزاع
 رہتے ہیں اور خاص کر ایسے ہی اوقات میں جو تباہی و فساد ہمارے گرد و پیش

پانچواں سے بالکل بے خبر ہو کر دوسری طرف متوجہ ہوتے ہیں ایسی حالت میں
 وہ سکر عالم والوں سے ان کی روحانیت کا رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور وہ
 غائب لوگوں میں کی طرح ان کی باتیں سننے اور ان سے باتیں کرنے میں پہل
 ان کی اس وقت کی خاص حالت اور خواب کی حالت میں کچھ زیادہ مستعد
 نہیں ہوتی اسی لئے وہ سکر عالم والوں کی حیات اور اس حالت میں سننے میں
 اس کو ان کے برابر سمجھا ہوا دوسرا آدمی نہیں سمجھتا اس طرح کو خواب کی بات دیکھ
 برابر دیکھتے ہیں سنا اور دیکھتے ہیں امید ہے کہ اس نکتہ پر غور کرنے سے مسئلہ
 کی حقیقت سمجھنا اور نزاع و آسان ہو جائیگا۔

یہ معقول ہر ایک آدمی کو حق کی جانچ کا تھا اس کے بعد یاد آ کر جو صحابی
 موت کے بعد کھڑے ہوئے کہ اسے زیادہ اہم اور خواہر گشتہ و آخر تو حضرت زید بن
 خار ج رضی اللہ عنہ کا ہے، یہ طویل القصدی صحابی ہیں، حضرت عثمان رضی
 اللہ عنہ کے بعد خلافت میں ان کا ہوا حال یہ تھا کہ حضرت عثمان بن عفیر صحابی رضی اللہ
 عنہ کو یہاں تک کہ وہ تیار کر کے نکلیں اور دیکھتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ
 عنہ کا انتقال ہوئے گا، تو میرے ارادہ کی ایک انتظار رکھے اس شخص نے نہایت تیزی
 پر وہ لوگوں میں پہنچے ہیں ایک طرف کھڑے ہو کر ناز دہنے لگا، دوسرے لوگ آ رہے ہیں
 باتیں کر رہے تھے ان سے میں جدا ہو کر آئی۔ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ

رہی تھی کہ کربا کے بعد مرحوم حضرت زید کے ایک طویل کلام
 فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق اور حضرت ابوبکر حضرت عمر
 حضرت عثمان کے بارہویں شہادت دی اور اللہ کے کلمہ اہل بیت پر جان فرمائے اور
 ان میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہویں ایک بیٹیں کوئی فرمائیں جو بعد میں
 بالکل ان ثابت ہوئی۔

حضرت زید بن فارح کے بعد اللہ تعالیٰ رحمہ اللہ اور ان کا وہی کلام
 قریب قریب ان سب کتب اور میں مروی ہے کہ کلام کے سوال میں بھی
 ہیں اور ان کے حضرت وہ وہی ہے اس کو تھو کہ کیا ہے۔ نام میں وہی کتب کے مسکو ذکر
 کیا ہے کہ کافی الاصابہ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَ لَهُ

وَمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ فَعَلْهُ وَإِنِّي لَمِنَ الْغَافِلِينَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَ لَهُ

طوبیٰ ریسرچ لائبریری
اسلامی اردو، انگلش کتب،
تاریخی، سفر نامے، لغات،
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com